ربیع فی ربیع فی ربیع

و نور فوق نور فوق نور

کتب احادیث اور معتبر کتب سیرت کے حوالوں سے مزین

دیوبندی و اہلحدیث مکتبہ فکر کے حوالوں کی تائید کے ساتھ ایک خوبصورت مجموعہ

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت

پر واقع ہونے والے

اہم واقعات

جنت کے دروازے کھول دیئے



فارس کے آتش کدہ کا بجھنا



شیطان کا رونا



دریا ساوہ کا خشک ہونا



ستاروں کا قریب آنا



مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن



ربیع الاول "پہلی بہار"، خوشحالی کا سال

مرتب
خادم اہلسنت احمد رضا قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (پ28 الصف 6)

ربیع فی ربیع و نور فوق نور فوق نور

کتب احادیث اور معتبر کتب سیر کے حوالوں سے مزین

دیوبندی وغیر مقلدین مکتبہ فکر کے حوالوں کی تائید کے ساتھ ایک خوبصورت مجموعہ

خاتم النبیین ﷺ کی ولادت

پر رونما ہونے والے اہم واقعات

ربیع الاول "پہلی بہار"، خوشحالی کا سال	شیطان کا رونا، شیطان کو لاتیں پڑنا
ولادت کے وقت نور خارج ہونا، ہر طرف نور ہی نور	شیطان دھتکارا گیا، شیطان کو الٹا لٹکایا
مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن، جنت کے دروازے کھول دیے	کاہن کی چیخ وپکار، تمام بت الٹ گے
سورج کے نور میں اضافہ، ستاروں کا قریب آجانا	ایوان کسری میں زلزلہ، چودہ کنگرے گر گے
زمین و آسمان، کعبہ، مشرق و مغرب جھنڈے	فارس کا آتش کدہ بجھ گیا
عرش کا خوشی سے جھومنا۔ مبارک بادیاں	دریا ساوہ خشک ہوگیا
جنتی مرد و جنتی عورتوں کی آمد، خوشی پر انعام	بتوں کا سرنگوں ہونا

......مرتب......

خادم اہل السنۃ و الجماعۃ احمد رضا قادری رضوی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	خاتم النبیین ﷺ کی ولادت پر رونما ہونے والے اہم واقعات
مرتب	:	خادم اہل السنۃ والجماعۃ احمد رضا قادری رضوی
پروف ریڈنگ	:	علامہ محمد حنیف رضوی، علامہ شہیر رضا
صفحات	:	64
تقسیم کار	:	الرضا اسلامک سنٹر
تعداد	:	1000

نبی ﷺ کی ولادت پر کچھ بھی نہیں ہوا؟ پہلے اس کو پڑھیں......

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.الحمد لله رب العالمين و العاقبة للمتقين والصلوة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله و اصحابه اجمعين .اما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب احمد مجتبی امام الانبیاء افضل النبیین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین نبی کریم روف و رحیم ﷺ کی ولادت باسعادت دنیا کی تمام نعمتوں سے عظیم نعمت ہے۔لیکن آج محض ایک دوسرے مکتبہ فکر کی مخالفت واختلافات کی بنا پر بعض حضرات کا یہ ذہن بن چکا ہے کہ کائنات کی اس عظیم ہستی ،رب العالمین کے حبیب ﷺ کی ولات باسعادت پر کائنات میں بالکل کچھ ہوا ہی نہیں تھا،بس ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی یا کائنات سوگ میں مبتلا تھی،کسی کو کچھ خبر ہی نہیں ہوئی اور بس حبیب خدا ﷺ کی ولادت ہو گئی۔

نہیں میرے مسلمان بھائیو!ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے حبیب ﷺ دنیا میں تشریف لا رہے ہوں اور جن کی آمد کی خوشخبریاں پہلے ہی سے سنائی جارہی ہوں

”وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ(پ28الصف6)

لیکن جب ان کی ولادت باسعادت ہوتو کائنات بالکل خاموش ہو جائے!ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ حبیب خدا ﷺ کی آمد سے قبل خوشخبریاں ،ولادت سے قبل روان حمل خوشخبریاں،اور ولادت پر ہر طرف خوشیوں کا سماں تھا۔اور یقین کیجیے کہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں بلکہ تمام مکتبہ فکر(اہل سنت،علماء دیوبند،غیر مقلدین ،سعودیہ) کے علماء کی کتب میں ایسی بے شمار روایات درج ہیں۔الحمد للہ عزوجل!ہم نے اپنی اس کتاب میں تمام مکتبہ فکر کی کتب سے ایسی تمام روایات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے اور نہایت ہی پیار بھرے ،اصلاحی انداز میں یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ہماری پوری کوشش رہی ہے کہ ہم اپنی اس کتاب میں کسی بھی مکتبہ فکر کے خلاف کوئی بھی بات نہ لکھیں اور نہ ہی ہمارا ہدف کوئی خاص مکتبہ فکر ہے۔اس لئے اس کتاب کو پڑھنے والے تمام حضرات سے گزارش ہے کہ تمام اختلافات کو ایک طرف کرکے اس کتاب کو پڑھیں،اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنے آقا محمد رسول اللہ ﷺ سے سچی وکامل محبت عطا فرمائے۔(آمین)بتقاضہ بشریت اگر کوئی ایسی بات قلم سے نکل گئی ہو جو شرعی اصولوں کے خلاف ہو تو اہل علم حضرات ہمیں مطلع فرما سکتے ہیں ۔اللہ عزوجل ہمیں حق وسچ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ناچیز احمد رضا قادری رضوی

ربیع الاول کا معنی ؟اور اس ماہ کی شرافت و فضلیت

ربیع الاوّل دو لفظوں کا مجموعہ ہے ایک ''ربیع''، دوسرا ''اول''۔ عربی لغت میں ''ربیع'' موسم بہار کو کہا جاتا ہے(المنجد: عربی اردو ص۴۷۲،) اور ''اول'' کا معنی ''پہلا (المنجد: عربی اردو ص۴۱) تو ربیع الاوّل کے معنی ''پہلی بہار'' یا ''پہلا موسم بہار'' اسی طرح ''ربیع'' اور ''اول'' کے معنی ''مصباح اللغات'' میں بھی موجود ہیں۔

ربیع کے معنی بہار کے ہیں اور یہ بہار اس کو اس وجہ سے ملی کہ ربیع الاوّل کے مہینے میں احمد مجتبیٰ امام الانبیاء افضل النبیین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین نبی کریم روف ورحیم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی، نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت کی وجہ سے اس مہینے کو یہ شرافت وفضلیت حاصل ہوئی۔

بلکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے نبی پاک ﷺ کی ولادت کے صدقے اس موسم کو موسم بہار بھی عطا فرما دی تھی، کیونکہ موسم بہار میں ایک خاص قسم کا دل نشین، خوبصورت پیارا پیارا نورانی سماں ہوتا ہے ہر طرف نور کی چادر تنی نظر آتی ہے اس لئے اور یقیناً یہ سارا اہتمام نبی کریم ﷺ کی آمد کی وجہ سے تھا۔ علماء نے لکھا ہے کہ

ربیع فی ربیع فی ربیع و نور فوق نور فوق نور

یعنی حضور ﷺ کا وجود باجود خود بہار، پھر ولادت کا ماہ بھی ربیع کا جس کے معنی بہار کے ہیں اور حضور ﷺ خود نور جو سب انوار سے فائق ہیں'

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کی ولادت، ولادت کے دن اور آپ ﷺ کے زمانے کی قسم اٹھائی ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ

''وَ الضُّحٰی .وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ''

''چاشت کی قسم! اور رات کی قسم! جب وہ چھا جائے''

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ تمام مکتبہ فکر کے نزدیک معتبر و مسلمہ بزرگ ہیں، یہی شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

''یہاں میلاد النبی ﷺ کے دن کی قسم بیان کی گئی ہے''

(تفسیر عزیزی پارہ 30 ص 358)

اسی طرح امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں آنحضرت ﷺ کی ولادت (میلاد) کی رات کی قسم کھائی ہے

''وَ الضُّحٰی .وَ الَّیُلِ الخ''

(سیرت حلبیہ جلد 1 ص 195)

اسی طرح ایک دوسری آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

''وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ''

قسم ہے والد کی اور جو پیدا ہوا اس (مولود) کی قسم!

عظیم مفسر قرآن حضرت علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''ولا کثرون علی ان الوالد ابرھیم و اسماعیل علیھا السلام والولد محمد ﷺ کا نی قسم بیلدہ ثم بولدہ''

اکثر مفسرین کا موقف یہ ہے کہ والد سے مراد سیدنا آدم اور اسماعیل علیہما السلام ہیں اور ولد سے مراد سیدنا محمد ﷺ ہیں ۔گویا اللہ نے پہلے آپ (ابراہیم علیہ السلام) کے شہر (مکہ) کی قسم فرمائی اور پھر ان کے بیٹے (محمد رسول اللہ ﷺ) کی قسم فرمائی''

(غرائب القرآن:ص ۹۸)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ بھی اس آیت کی تفسیر میں یوں فرماتے ہیں کہ

''ان الوالد ابراھیم و اسماعیل و ما ولد محمد''

بیشک والد سے مراد حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل ہیں و ما ولد سے مراد حضور علیہ السلام ہیں‘‘ (تفسیر کبیر زیر آیت مذکورہ)

امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ ہمزیہ کے اشعار نقل فرمائے ہیں جن میں ہے کہ

لیلۃ المولد الذی کان للدین سرور بیومہ و ازدھاء

آپ ﷺ کی پیدائش کی رات (یعنی پیدائش) جو دین اسلام کے لئے خوشی و مسرت تھی اور اس دن میں سرور و شادمانی تھی (سیرت حلبیہ: جلد اول ص ۱۹۵)

دیوبندی مکتبہ فکر کے شیخ الہند محمود الحسن کے والد صاحب قصیدہ بردہ کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

’’ای زمان والادت و زمان رحلت حضرت رسالت پناہ ﷺ تیرے فضائل کا کیا کہنا ہے تو تمام زمانوں سے افضل ہے کہ سورۃ العصر میں خدا نے تیری قسم کھائی ہے اور تجھ کو شرف وجود باوجود فخر عالم و آدم سے مشرف فرمایا‘‘

(عِطر الوُردہ فی شرح البُردہ: ص ۳۱)

تو نبی پاک ﷺ سے منسوب ہر گھڑی کو اہمیت و بزرگی حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ربیع الاوّل کو ساری بہاریں آپ ﷺ کے صدقے میں ملیں ہیں۔

ولادت مصطفی ﷺ کا سال خوشی حالی کا سال

نبی پاک ﷺ کی ولادت سے قبل طویل خشک سالی کے باعث گلشن ہستی کی رونقیں جب دم توڑ دیتی ہیں لہلہاتے ہوئے کھیتوں اور سرسبز شاداب وادیوں میں خاک اڑنے لگتی ہے چیونٹیاں بھی پانی کی ایک بوند کے لیے ترسنے لگتی ہیں تو رب العالمین جوارحم الرحمین ہے، باران رحمت سے ہر تشنہ لب کو سیراب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو پہلے ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکوں سے اپنی رحمت کی خوشخبری سناتا ہے۔

"وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ"(الاعراف : آیت 57)

وہی خدا ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو اپنی باران رحمت سے پہلے خوشخبری سنانے کے لئے

بعینہ اسی طرح مطلع نبوت و ہدایت پر آفتاب محمدی کے طلوع ہونے سے پہلے، بہت پہلے بشارتوں ،پیشین گوئیوں، شہادتوں اور اعلانات صادقہ کا سلسلہ شروع کر دیا گیا پے در پے ایسے واقعات ظہور پذیر ہونے لگے جو اس ابر رحمت کی آمد کی نوید سنا رہے تھے کہ جب وہ ظاہر ہو گا اور برسے گا تو ہر طرف بہار ہی بہار ہو جائے گی، اس کا ہر قطرہ حیات بخش ہو گا، ہر دل گرفتہ غنچہ اس کے فیض سے کھل کر پھول بنے گا، ہر افسردہ کلی مسکرانے لگے گی، حرمان نصیبوں اور غمزدوں کے گھر میں مسرت کے چراغ روشنی پھیلانے لگیں گے۔

المختصر جب یہ سال آیا جس میں نبی پاک حبیب رب العالمین ﷺ کا حمل ہوا تو اچانک دنیا ہی بدل گئی، زمین سبزہ زار بن گئی اور درخت ہرے بھرے ہو کر پھلوں کے بوجھ سے دب گئے، ہر طرف بجلی کی کرک نظر آتی، گھٹائیں جھوم جھوم کر آتیں اور برس کر جل تھل کر جاتیں، اور آخر اسی قدر انعام واکرام کا نزول ہوا کہ اس سال کا نام ہی "فتح وخوشحالی" کا سال پڑے گا۔

فتح و خوشحالی والا سال "سیرت حلبیہ"

حبیب خدا ﷺ کی آمد پر اللہ تعالیٰ نے زمین کو سرسبز و شاداب کر دیا، سوکھے درختوں کو ہرا بھرا کر دیا یہ سال فتح و نصرت، تروتازگی اور خوشحالی والا سال کہلایا۔ چنانچہ روایت میں ہے کہ

"وکانت تلک السنة التی حمل فیھا بر سول اللہ ﷺ یقال لھا سنة الفتح و الابتھاج فان قریشا کانت قبل ذلک فی جدب و ضیق عظیم فا خضرت الارض و حملت الاشجار و اتاھم الرغد من کل جانب فی تلک السنة"

علماء دیوبند کے حکیم الامت قاری محمد طیب کی زیر سرپرستی جناب مولوی محمد اسلم قاسمی فاضل دیوبند نے سیرت حلبیہ کا اردو ترجمہ کیا جس کو دیوبندی اشاعتی ادارے "دارالاشاعت" نے شائع کیا، فاضل دیوبند نے اس کا ترجمہ کچھ اس طرح کیا کہ

"اس سال کو جس میں آنحضرت ﷺ حمل کی صورت میں وجود میں آئے (یہ) سال فتح اور خوشی کا سال بھی کہا جاتا ہے کیونکہ قریش اس سے پہلے سال میں سخت خشک سالی اور تنگی میں مبتلا تھے مگر یہ سال یعنی آنحضرت ﷺ کے حمل کا سال آتے ہی زمینیں سرسبز ہوگئیں اور درخت پھلوں سے ڈھک گئے۔ غرض اس سال میں قریش کو ہر طرف سے آسوگی اور عیش حاصل ہوا"

(سیرت حلبیہ اردو: جلد اول نصف اول صفحہ ۱۶۵)

اسی سیرت حلبیہ میں مزید لکھا ہے کہ

"سیرت نبویہ میں بھی لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ یہ سال جس میں رسول ﷺ کا حمل ہوا قریش کے لئے فتح اور خوشی و مسرت کا سال تھا کیونکہ اس سے پہلے قریش زبردست

خشک سالی اور قحط کا شکار تھے۔مگر جب یہ سال آیا جس میں آنحضرت ﷺ کا حمل ہوا تو اچانک دنیا ہی بدل گئی، زمین سبزہ زار بن گئی اور درخت ہرے بھرے ہوکر پھلوں کے بوجھ سے دب گئے، ہر طرف بجلی کی کرک نظر آتی، گھٹائیں گھر گھر کر آتیں اور برس کر جل تھل کر جاتیں۔اس سال کی یہ برکت بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے **تمام دنیا کی عورتوں کے لئے حکم فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے اعزاز کی وجہ سے وہ سال نر بچے جنیں**'' (سیرت حلبیہ اردو: جلد اول نصف اول صفحہ ۱۸۲)

فتح و خوشحالی والا سال ''مواهب لدنیه''

اسی طرح امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے کہ

''قریش میں سخت قحط کا عالم تھا۔آں حضرت ﷺ کے نور مبارک کے صدقے زمین سرسبز ہوگی اور درختوں پر پتے جنم لینے لگے (یعنی سرسبز وشاداب ہو گے) قریش کے پاس ہر طرف سے کثیر خیر آئی۔جس سنہ (سال) میں رسول اللہ ﷺ کا حمل ٹھہرا اس کا نام ''سنہ فتح'' اور ابہتاج (خوشی ومسرت) رکھا گیا''

(سیرت محمد یہ ترجمہ مواہب لدنیہ: جلد۱ص۸۰)

فتح و خوشحالی والا سال ''مفتی مکه ملا علی قاری''

مفتی مکہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جس سال آپ ﷺ شکم مادر میں تشریف لے گئے اس سال کے بارے میں یہ منقول ہے کہ وہ سال قریش کے لیے نہایت قحط سالی اور تنگ دستی کا سال تھا لیکن آپ ﷺ کی برکت سے قریش کی زمین سرسبز وشاداب ہوگئیں درخت پھل دار ہو گئے مکہ مکرمہ کی زمین نہایت آباد ہوگئی اور غلہ کی انتہائی

فروانی ہوگئی اس لئے یہ سال کشائش رزق اور خوشحالی کے نام سے مشہور ہوا"

(المورد الروی فی المولد النبوی ﷺ: ص ۴۰)

"سنہ الفتح" علماء دیوبند کی معتبر و مسلمہ کتاب

حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ علماء اہل سنت بریلوی مسلک اور دیوبندی مسلک کے نزدیک معتبر شخصیت ہیں۔ ان کی مشہور زمانہ تصنیف **"تواریخ حبیب الہ"** ہے اور تواریخ حبیب الہ وہ کتاب ہے کہ جب پیرزادے سلطان جہاں نے علماء دیوبند کے امام مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب سے کہا کہ میلاد شریف (مولود) کی وہ صورت جو آپ کے نزدیک جائز ہے وہ پڑھ دیجیے تو حضرت گنگوہی صاحب نے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صاحب کو تاریخ حبیب الہ دیکر کہا کہ تم جا کر پڑھ دو۔ ملخصا (تذکرۃ الرشید: جلد دوم ص ۲۸۴) اس سے پتہ چلا کہ یہ کتاب ان کے نزدیک معتبر و مستند ہیں نیز اس سے میلاد شریف بھی بیان کیا کرتے تھے تو انہی مولانا عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی اسی کتاب میں لکھا ہے کہ

"جب نور آنحضرت ﷺ کا عبد اللہ سے منتقل ہو کر پاس آمنہ والدہ ماجدہ آپ کی کے آیا اور آپ حمل سے ہوئیں بہت خیر و برکت اس سال میں شامل حال قریش کے ہوئی، قحط دفع ہوا، مینہ برسا، زمین سرسبز ہوئی حتی کہ قریش نے اس سال کا نام "سنۃ الفتح" والا بہتاج رکھا یعنی سال فتح اور خوشی کا" (تواریخ حبیب الہ: ص ۱۲)

علماء دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی

علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی صاحب اشعۃ اللمعات کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

"امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے، بعض وجوہ سے اس لئے کہ اسی شب میں سرور عالم ﷺ

اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت ﷺ کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کر سکتا۔ اشعۃ اللمعات فارسی شرح مشکوۃ''

(بہشتی زیور: بہشتی گوہر، جمعے کے فضائل: ص ۷۳۶)

تو اس سے معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ کی وجہ سے خیر و برکتوں کا شمار و حساب نہیں تو یقیناً جو کچھ سیرت حلبیہ ،مواہب لدنیہ، تواریخ حبیب الہ وغیرہ کے حوالے سے نبی پاک ﷺ کی وجہ سے جن خیر و برکتوں کے نزول کا ذکر ہوا یہ تو صرف چند ہیں حقیقتاً تو ان برکتوں، رحمتوں، انعام و اکرام کا تو شمار ہی نہیں کیا جا سکتا۔

اب آیئے آگے چلتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت کے موقع پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مزید کیا کچھ اہتمام کروائے تھے اور کیسے کیسے واقعات رونما ہوئے۔

2﴿ نبی پاک ﷺ کی ولادت کے وقت نور خارج ہونا﴾

جب نبی پاک ﷺ کی ولادت ہوئی ان کی والدہ سے ایک نور خارج ہوا جس سے مشرق ومغرب روشن ہو گئے۔

عن العرياض بن سارية عن رسول الله ﷺ انه قال انى عندالله مكتوب خاتم النبيين وان آدم لمنجدل فى طينه وسا خبركم باول امرى دعوة ابراهيم وبشارة عيسىٰ ورويا امى التى رات حين ومعتنى **وقد خرج لها نوراضاء لها منه قصور الشام.**“

جناب عرياض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جب کہ آدم علیہ السلام اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے اور میں تم کو بتاؤں کی میرا پہلا امر (یعنی میری نبوت کا پہلا اظہار) جناب ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی اور پھر جناب عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور پھر میری ماں کا خواب جوانہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا **انہوں نے دیکھا ان میں سے ایک نور نکلا** جس سے شام کے محلات ان کو نظر آئے“۔

(شرح السنة للام بغوى ۱۳: ۲۰۷، مسنداحمد ۴: ۱۲۷، المستدرک ۲: ۶۰۰، صحيح ابن حبان ۹: ۱۰۶ رقم ۶۳۷۰، دلائل النبوة ۲: ۱۳۰ وقال الحاكم ”هذا حديث صحيح الاسناد، واقره الذهبى“ وقال الهيثمى، رواه احمدالطبرانى، والبزارواحد اسانيد احمد رجاله رجال الصحيح، غير سعيدبن سويد وقدو ثقه ابن حبان ۸: ۲۲۳، الطبقات الكبرىٰ

۱:۱۱۸ ،مشکوٰۃ المصابیح باب فضائل سیدالمرسلین. التاریخ الصغیر ۹ طبع سانگلہ ھل)

’’لماء فصل منی خرج معہ نور اضاء لہ ما بین المشرق والمغرب‘‘ جب حضور پرنور ﷺ پیدا ہوئے تو ان (کی والدہ ماجدہ) سے ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق ومغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی۔

(اس ’’نور‘‘ والے مضمون کی حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ درج ذیل کتب میں موجود ہے)

(1) مواہب لدنیہ ۱/۲۲۔ (2) خصائص الکبریٰ ۱/۱۱۵۔ (3) زرقانی شریف،
(4) سیرت حلبیہ ۱/۹۱۔ (5) انوار المحمدیہ ۱۶۔ (6) البدایہ والنھایہ ۲/۲۶۴۔
(7) ما ثبت من السنۃ ۵۳، (8) کتاب الوفاء ۱/۲ (9) مجمع الزوائد ۸/۲۲۳
(10) اسعاف الراغبین ۱۰ (11) دلائل النبوت بیہقی ۱/۲۹۵ (12) دارمی شریف ۱/۱۷
(13) تفسیر ابن کثیر ۴/۳۶۰ (14) جواہر البحار صفحہ ۴۱ (15) البدایہ والنھایہ جلد ۲
(16) سیرت النبویہ للدحلان ص ۳۳ (17) مشکوٰۃ شریف ۵۱۳ (18) شرح السنۃ امام بغوی ۱۳/۲۰۷
(19) مسند امام احمد ۴/۱۲۷ (20) مستدرک ۲/۶۰۰
(21) صحیح ابن حبان ۹/۱۰۶ (22) الطبقات الکبریٰ ۱/۱۱۹ (23) مسند الطیاسی ۱۵۵
(24) التاریخ الصغیر ۹۔

الحمدللہ عزوجل! ان سب کتابوں میں اس مضمون کی حدیث موجود ہے کہ ’’ولادت کے وقت نور خارج ہوا یا نور دیکھا‘‘

سعودی عرب کی مشہور تفسیر کا حوالہ

⊛ ...... سعودی عرب کے اشاعتی ادارے دار السلام کی طرف سے تفسیر ابن کثیر کا اردو ترجمہ ’’المصباح المنیر تہذیب وتحقیق تفسیر ابن کثیر‘‘ شائع ہوا اور خود انہوں نے کہا کہ یہ جدید ترجمہ

بالکل صحیح احادیث کی روشنی میں شائع کیا جا رہا ہے۔اور اسی تفسیر میں مذکورہ حدیث مسند احمد 262/5 کے حوالے سے ان الفاظ میں موجود ہے کہ

''میری ماں نے یہ خواب دیکھا کہ ان سے روشنی نکلی ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے'' (المصباح المنیر تہذیب وتحقیق تفسیر ابن کثیر ج ا سورۃ البقرہ آیت 129 صفحہ 326)

۞......اسی تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ

''اسی لئے حدیث میں آیا ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی! اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اپنے آغاز (تخلیق) کے بارے میں کچھ فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا......(ترجمہ) میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری ماں نے یہ خواب دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک ایسا نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گے''

(المعجم الکبیر 175/8 حدیث 7729 عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ ومسند احمد 262/5 وسلسلہ الاحادیث الصحیحہ 59/4، حدیث 1545,1546۔ المصباح المنیر تہذیب وتحقیق تفسیر ابن کثیر ج ا البقرہ زیر آیت 126,125 ص 307)۔

محمد بن عبد الوهاب کے بیٹے کا حواله

۞......وہابی مکتبہ فکر (سعودی، غیر مقلدین، دیوبندی وغیرہ) کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بیٹے محمد عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی صاحب نے لکھا ہے کہ

''آنحضرت ﷺ کی والدہ نے فرمایا جب آپ ﷺ پیدا ہوئے اس وقت مجھ سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محل جگمگانے لگے'' (مختصر سیرت رسول ص ۳۰)

غیر مقلد عالم صفی الرحمن مبارکپوری کا حوالہ

...... غیر مقلدین اہلحدیث مکتبہ فکر کے عالم صفی الرحمٰن مبارکپوری کی ایک کتاب ''الرحیق المختوم'' ہے، سعودیہ عرب کی طرف سے اس کتاب کو بہترین کتاب قرار دیکر اول نمبر دیا گیا اور انعام یافتہ کتاب ہے۔ اس کتاب میں بھی مصنف نے ''مختصر السیرۃ شیخ عبداللہ: ص۱۲، ابن سعد ۱/۶۳ کے حوالے سے لکھا کہ

''رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے فرمایا جب آپ کی ولادت ہوئی تو میرے جسم سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے۔ امام احمدؒ نے حضرت عرباض بن ساریہؓ سے بھی تقریباً اسی مضمون کی ایک روایت نقل فرمائی ہے''

(الرحیق المختوم: ص۸۳ المکتبہ السلفیۃ)

اسی طرح کا حوالہ صفی الرحمٰن مبارکپوری کی دوسری کتاب ''مختصر سیرت النبی ﷺ ص۳۲'' پر بھی موجود ہے۔

غیر مقلدعالم ابراھیم میر سیالکوٹی کا حوالہ

...... مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب کا تعلق غیر مقلدین اہلحدیث مکتبہ فکر سے ہے، اور یہ ان کے جید و معتبر بزرگ ہیں انہوں نے بھی یہ روایت نقل کی ہے کہ

''حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصریٰ کے محلات دیکھ لیے'' (سیرت المصطفیٰ ۱/۱۱۵: بحوالہ نورانیت و حاکمیت ص۱۰)

غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کا حوالہ

...... نواب صدیق حسن خان بھوپالی صاحب کا تعلق غیر مقلدین اہلحدیث مکتبہ فکر سے ہے، انہوں نے بھی یہ روایت نقل کی ہے کہ

’’حضرت (ﷺ) کی ماں نے وقت وضع کے وقت **ایک نور دیکھا**۔جس سے قصور شام نظر آئے‘‘(الشمامۃ العنبریہ:ص۱۰)

علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کا حوالہ

۞......دیوبندی مکتبہ فکر کے معتبر ترین بزرگ اشرفعلی تھانوی صاحب جن کو علماء دیوبند اپنا امام اور حکیم الامت تسلیم کرتے ہیں انہوں نے بھی اس روایت کو نقل کیا اور لکھا کہ

’’آمنہ بنت وہب (آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ) کہتی ہیں کہ جب آپ ﷺ یعنی نبی ﷺ میرے بطن سے جدا ہوئے تو آپ کے ساتھ **ایک نور نکلا** جس کے سبب مشرق ومغرب کے درمیان سب روشن ہوگیا......ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اس نور سے آپ ﷺ کی والدہ نے شام کے محل دیکھے‘‘

(نشر الطیب:۲۰ چھٹی فصل)

علماء دیوبند کے شیخ ادریس کاندھلوی کا حوالہ

۞......دیوبندی مکتبہ فکر کے معتبر بزرگ محمد ادریس کاندھلوی نے بھی یہی روایت نقل کی ہے کہ

’’عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے **ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا** جس سے شام کے محل روشن ہوگئے۔یہ روایت مسند احمد اور مستدرک حاکم میں مذکورہ ہے۔ابن حبان فرماتے ہیں کہ **روایت صحیح ہے** اور اسی کے ہم معنی مسند احمد میں ابوامامہؓ سے بھی مروی ہے‘‘

(سیرت مصطفیٰ ﷺ حصہ اول ص۵۳)

دیوبندی مفتی اعظم محمد شفیع کا حوالہ

۞......دیوبندی مکتبہ فکر مفتی اعظم محمد شفیع (کراچی) نے بھی یہی روایت نقل کی ہے کہ

''**صحیح احادیث میں** ہے کہ ولادت کے وقت آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے بطن سے **ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ** جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے'' (سیرتِ خاتم الانبیاء ﷺ: ص28)

انہی دیوبندی مفتی اعظم محمد شفیع کی تصانیف سے منتخب کتاب سیرۃ رسول اکرم ﷺ میں بھی یہی حوالہ موجود ہے کہ

''**صحیح احادیث میں** ہے کہ ولادت کے وقت آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے بطن سے **ایک نور ظاہر ہوا** کہ جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے''

(سیرۃِ رسول اکرم ﷺ: ص۳٦)

......خواب یا جاگتے ہوئے نور دیکھا؟......

اعتراض......: نور دیکھنے کی جو روایت ہے وہ خواب کا واقعہ ہے جو حضرت آمنہ نے ولادت سے بہت پہلے دیکھا تھا لہٰذا اس کا ولادت سے کوئی تعلق نہیں۔

جواب......: یہ کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ خواب میں دیکھا تو دوسری روایات میں جاگتے ہوئے دیکھنے کا بھی ذکر ہے اور اس جاگتے ہوئے دیکھنے والے روایات کو علماء محدثین نے صحیح تسلیم کیا بلکہ علماء دیوبند و غیر مقلدین نے بھی اپنی کتب میں اس جاگتے ہوئے دیکھنے والی روایت کو نقل کیا جیسا کہ پہلے حوالے گزر چکے تو اس میں کچھ حرج نہیں کہ پہلے خواب میں یہ دیکھا گیا ہو اور بعد میں والادت کے وقت جاگتے ہوئے دیکھا ہو، اور اسی بات کو علماء و محدثین نے قبول کیا، اس پر فلحال دو حوالے پیش خدمت ہیں۔

......امام المحدثین حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''حضور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ میں اس خواب کی تعبیر ہوں جسے میری ماں نے زمانہ حمل میں دیکھا تو یہ خواب زمانہ حمل میں واقع ہوا لیکن شب ولادت میں

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے جو شام کے محلات دیکھے وہ بہ حالت بیداری عینی مشاہدہ تھا جیسا کہ حضرت ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضرت آمنہ بیان کرتی تھیں کہ زمانہ حمل میں بشارت دینے والے آتے کسی نے ان سے کہا ''اے آمنہ! تم اس امت کے سردار سے حاملہ ہو اور اس کی نشانی یہ ہے کہ جب وہ تمہارے بطن سے ظہور کرے گا تو اس کے ساتھ ایک نور طلوع ہو گا جس سے شام تک کے محلات روشن ہو جائیں گے'' (خصائص الکبری جلد اول ص 101)

۞......اسی طرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''اگرچہ ظاہر طور پر تو یہ سمجھ آتا ہے کہ آپ کا نور کو دیکھنا جس سے شام کے محلات روشن ہوئے خواب کا واقعہ ہو لیکن احادیث میں یہی واقعہ جاگتے ہوئے بھی در پیش آنے کا ذکر ہے خواب کا واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص میرے پاس آ کر مجھے کہہ رہا ہے کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس امت کا سردار اور نبی سے حاملہ ہو چکی ہو، مناسب یہی ہے کہ اس حدیث میں رویا سے آنکھ سے جاگتے ہوئے دیکھنا مراد لیا جائے (لمعات: شیخ محقق، تذکرۃ الانبیاء: ص 810 قاضی عبدالرزاق بھترالوی)

اس حدیث میں خواب کا معنی لینا ہی حقیقت سے دوری کی علامت ہے اس لیے کہ ''حین وضعتنی ''ظرف ہے ''رات'' کی (جس وقت میری والدہ نے مجھے جنا اس وقت دیکھا) پیدائش کے وقت خواب کا دیکھنا ناممکن ہے اس حدیث میں ظاہری طور پر دیکھنا مراد لیا جائے تو یہ معنی ظاہری ترکیب کے بالکل مطابق ہے خواب والا معنی لینا تکلفات اور تاویلات سے خالی نہیں۔

3 ولادت کی رات ہر طرف نور ہی نور ......

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اس رات میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جس رات نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی ۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نور پاتی اور محسوس کرتی جیسے کہ ستارے قریب سے قریب تر ہو رہے ہیں ۔ حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ کیا یہ میرے اور گر پڑیں گے جب حضرت آمنہ نے وضع حمل کیا تو ایک نور برآمد ہوا جس سے کہ ہر چیز روشن ہوگئی یہاں تک کہ میں نور کے سوا کچھ نہ دیکھتی تھی ۔ بیہقی ، طبرانی ، ابونعیم (خصائص الکبری : جلد اول ص ۱۰۰)

......یہی روایت سعودی ، غیر مقلدین اور علماء دیو بند کے مسلمہ بزرگ حافظ ابن کثیر نے بھی نقل کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''حافظ بیہقی روایت کرتے ہیں کہ جس رات رسول اللہ کی ولادت ہوئی میں بھی (عثمان بن ابی العاص کی والدہ) بھی زچہ خانہ میں موجود تھی گھر میں نور ہی نور پھیلا ہوا تھا۔'' (تاریخ ابن کثیر : حصہ دوم ۔ ولادت و بعثت نبی صفحہ ۲۱ ۷)

......علماء دیو بند کی معتبر سیرت کی کتاب میں بھی یہی روایت موجود ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ ۔ فاطمہ بنت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی ولادت کے وقت آمنہ کے پاس موجود تھی تو اس وقت یہ دیکھا کہ تمام گھر نور سے بھر گیا ۔ (سیرت مصطفی ﷺ : جلد اول : ص ۵۳)

......یہی روایت علماء دیو بند کی کتاب ''ماہ ربیع الاول کے فضائل و احکام'' ص ۳۹ حاشیہ میں بھی ہے ۔

۞......یہی روایت علماء دیوبند کی کتاب ''تحقیق میلادِ حبیب ﷺ: ص192: مولف ابو علی حسنین فیصل (ابتدائیہ: الیاس گھمن صاحب) میں بھی موجود ہے۔

4۞......مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن ہو گئی......۞

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''جب میں حاملہ ہوئی تو میں نے وضع حمل تک کسی قسم کی گرانی اور تکلیف محسوس نہ کی پھر جب حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی تو ساتھ ہی ایک روشنی اور نور پھیل گیا جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہوگئی۔ ابن سعد، ابن عساکر

(خصائص الکبریٰ: جلد اول ص 101)

5۞ولادت کے وقت جنت کے دروازے کھول دیے ۞

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت فرشتوں کو حکم دیا کہ تمام جنتوں کے دروازے کھول دیں چنانچہ روایت میں اس کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے کہ

''وعن عمرو بن قتیبة قال سمعت ابی و کان من اوعیة العلم قال لما حضرت ولادة آمنه قال اللہ للملائکة افتحوا بواب السماء کلها و ابوب الجنان''

عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنے والد سے سنا ہے اور وہ علوم کے مخزن (یعنی معتبر عالم) تھے جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ولادت کا وقت قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ''آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو''

((1) خصائص الکبریٰ: جلد اول ص 103، (2) سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ: جلد 1 ص 4، (3) السیرۃ الحلبیہ 1:48، (4) الطبقات الکبریٰ 1:102، (5) تاریخ دمشق: 3/79 میں بھی موجود ہے)

6 ولادت کے دن سورج کے نور میں اضافہ

اسی عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں آگے ہے کہ...... جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ولادت کا وقت قریب ہوا'

'و البست الشمس یومئذ نورا عظیما'' اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا

(1) خصائص الکبری: جلد اول ص 103، (2) سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ: جلد 1 ص 4 (3) السیرۃ الحلبیہ 48:1، (4) الطبقات الکبریٰ 102:1، (5) تاریخ دمشق: 3/79

7 ......ستاروں کا زمین کے قریب آ جانا......

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بن عبداللہ ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

''حضرت والادۃ رسول اللہ ﷺ فرایت البیت حین وضع قد امتلا نورا، ورایت النجوم تدنو حتیٰ ضننت انها ستقع علی '' جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو میں خانہ کعبہ کے پاس تھی میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے ہیں حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ کیا یہ میرے اور گر پڑیں گے''

(1) سہیلی، الروض الانف فی تفسیر السیرۃ النبویہ لابن ہشام 1/278، (2) ابن اثیر، الکامل فی التاریخ 1/459 (3) طبری، تاریخ الامم الملوک 1/454 (تاریخ طبری جلد اول حصہ دوم ص ۲۰۲) (4) ابونعیم، دلائل النبوۃ 135 رقم 76 (5) بیہقی، دلائل النبوۃ 1/111 (6) ابن جوزی، المنتظم فی تاریخ الملوک الامم 2/247 (7) ابن رجب حنبلی، لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف :173 (8) سیوطی، کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب 1/40 (9) حلبی، انسان العیون فی سیرۃ الامین المومون 1/94 (10) نبہانی، الانوار المحمدیۃ من المواہب اللدنیۃ (بحوالہ میلاد النبی ﷺ: ۲۵۲) (11) ملا علی قاری ''المورد الروی فی المولد النبوی ﷺ'' ص 42

(12) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اس رات میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جس رات نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی۔......اور محسوس کرتی جیسے کہ ستارے قریب سے قریب تر ہو رہے ہیں۔حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ کیا یہ میرے اور گر پڑیں گے۔بیہقی ،طبرانی ،ابونعیم (خصائص الکبریٰ: جلد اول ص ۱۰۰)

(13)......امام عبدالرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت نقل کی ہے کہ

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مجھے مخاض اور زچگی والی حالت طاری ہوئی تو مجھے ستارے یوں نظر آنے لگے گویا وہ بالکل میرے قریب آ گئے ہیں حتیٰ کہ میں سوچنے لگی کہ مجھ پر گر نہ پڑیں'' (الوفا باحوال المصطفی ﷺ: اکیسواں باب: ص ۱۲۳)

(14)......یہی روایت سعودی، غیر مقلدین اور علماء دیو بند کے مسلمہ بزرگ حافظ ابن کثیر نے بھی نقل کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''حافظ بیہقی روایت کرتے ہیں کہ جس رات رسول اللہ کی ولادت ہوئی میں بھی (عثمان بن ابی العاص کی والدہ) بھی زچہ خانہ میں موجود تھی گھر میں نور ہی نور پھیلا ہوا تھا۔میں ستاروں کو اپنے قریب دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ میرا خیال ہوا کہ وہ مجھ پر آ گریں گے'' (تاریخ ابن کثیر: حصہ دوم۔ولادت و بعثت نبی صفحہ ۲۱۷)

طارق جمیل صاحب اور ستاروں کے ٹوٹنے کا بیان

(15)......دیو بندی مکتبہ فکر کے ابوحسنین فیصل نے اپنی کتاب ''تحقیق میلادِ حبیب'' میں طارق جمیل صاحب کا بیان درج کیا ہے،اس میں طارق جمیل صاحب فرماتے ہیں کہ

''فاطمہ بنت عبداللہ ایک عرب خاتون ہیں۔وہ کہتی ہیں کہ میں حرم میں تھی،ادھر

آپ ﷺ پیدا ہو رہے تھے میں نے دیکھا کہ آسمان کے ستارے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے لگا کہ یہ میرے اوپر ٹوٹ پڑیں گے'' (تحقیق میلادِ حبیب: ص 32)

(15)......علماء دیوبند کی معتبر سیرت کی کتاب میں بھی یہی روایت موجود ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ فاطمہ بنت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی ولادت کے وقت آمنہ کے پاس موجود تھی تو اس وقت یہ دیکھا کہ تمام گھر نور سے بھر گیا اور دیکھا کہ آسمان کے ستارے جھکے آتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو یہ گمان ہوا کہ یہ ستارے مجھ پر آ گریں گے''......

نکتہ: ستاروں کے زمین کی طرف جھک آنے میں اس طرف اشارہ تھا کہ اب عنقریب زمین سے کفر اور شرک کی ظلمت اور تاریکی دور ہوگی اور انوار و ہدایت سے تمام زمین روشن اور منور ہوگی۔

(سیرت مصطفیٰ ﷺ: جلد اول: ص ۵۳)

8 یوم ولادت زمین و آسمان کے درمیان جھنڈا

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کی ولادت کے موقع پر کیا دیکھا تو انہوں نے جواب دیا

''میں نے ایک جھنڈا دیکھا جو یاقوت کی لکڑی پر تھا جسے زمین و آسمان کے درمیان نصب کر دیا گیا اور میں نے اس کے سرے پر ایک ایسا نور دیکھا جو آسمان تک پہنچ رہا تھا'' (خصائص الکبری جلد اول ص 106)

اسی وجہ سے آج بھی نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی میں جھنڈے لگائے جاتے ہیں۔ یہ جھنڈے لگانا اگر ناجائز و حرام ہوتا تو یقیناً نبی پاک ﷺ کی ولادت پر اللہ تبارک تعالیٰ کے حکم سے فرشتے جھنڈے نہ لگاتے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں بھی ہے کہ تین جھنڈے نصب کیے گے وہ بھی ملاحظہ کیجیے۔

9 یوم ولادت کعبہ ، مشرق و مغرب جھنڈیے

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے

”ورایت ثلاث اعلام مضروبات:علم فی المشرق ،وعلم فی المغرب ،وعلم علی ظهر الكعبة “

میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نصب کیے گئے ہیں ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبے کی چھت پر“

(1)ابی نعیم الاصبہانی ”دلائل النبوۃ ،ج1رقم555“،(2)امام سیوطی”خصائص الکبریٰ: جلد 1 ص 105“، (3)امام قسطلانی ”سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ: جلد 1 ص86“(4) امام حلبی ”سیرت حلبیہ اردو: جلد اول،نصف اول ص218“،(5)امام ابن حجر مکی ”نعمت کُبری ﷺ“ص 122،(6) شیخ عبدالحق ”مدارج النبوۃ“ص 32،(7) شیخ عبدالحق ”ماثبت بالسنۃ“ص 68،(8) جواہر البحار جلد 3 ص 564 طبع بیروت

غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کا حوالہ

(9)...... نواب صدیق حسن خان بھوپالی صاحب کا تعلق غیر مقلدین مکتبہ فکر سے ہے انہوں نے بھی یہ روایت نقل کی ہے کہ

’میں نے مشارق و مغارب ارض کو دیکھا تین علم (جھنڈے) دیکھے،ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک پشت کعبہ پر “(الشمامۃ العنبریہ:ص ۹)

غیر مقلدین سعودی امام عماد الدین ابن کثیر کا حوالہ

(10)...... غیر مقلدین مکتبہ فکر اور سعودی علماء کی معتبر شخصیت حافظ عماد الدین ابن کثیر نے بھی یہی روایت نقل کی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”مجھے تین علم (جھنڈے) نظر آئے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک کعبہ

کی چھت پر‘‘(’’البدایۃ والنہایۃ‘‘(تاریخ ابن کثیر) جلد سوم حصہ ششم ص576)

دیوبندی مکتبہ فکر کے سید امیر علی کا حوالہ

(11)...... دیوبندی مکتبہ فکر کے مفسر سید امیر علی صاحب نے بھی اسی روایت کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے لکھتے ہیں کہ

’’آثار میں ہے......حضرت جبریل علیہ السلام نے خانہ کعبہ پر علم (جھنڈا) سر بلند کیا‘‘

(تفسیر مواہب الرحمٰن جلد 10 ص 801)

(12)......یہی روایت ابراہیم دہلوی دیوبندی صاحب نے’’احسن المواعظ‘‘ص 24 پر نقل کیا ہے۔

متعدد علماء دیوبندی کی مصدقہ کتاب کا حوالہ

(13)...... دیوبندی مکتبہ فکر کے مولانا سید محمد عابد صاحب نے ایک کتاب’’رحمۃ للعالمین‘‘ کے نام سے لکھی اس کتاب پر متعدد علماء دیوبند کی تقریظات موجود ہیں، اس کتاب کے بارے میں اس کے ٹائیٹل پر لکھا ہے کہ اس کتاب’’ کے ہر لفظ سے عشق وادب کے سوتے پھوٹ رہے ہیں ‘‘ایسی معتبر و مستند کتاب کے اندر بھی مذکورہ بالا روایت موجود ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

’’حضرت بی بی آمنہ حضور کی ولادت کے حالات یوں بیان فرماتی ہیں کہ......پھر مجھے تین نشان (جھنڈے) نظر آئے ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا کعبہ معظّمہ کی چھت پر کھڑا تھا......**اور یہ تین جھنڈے** کہ جو ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ معظّمہ کی چھت پر تھا اس میں اشارہ تھا کہ آپ ﷺ کا دین پاک کعبہ معظّمہ سے نکل کر مشرق سے مغرب تک پہنچ جائے گا‘‘

(رحمۃ للعالمین: ص120)

ضعیف روایت کے اعتراض کا جواب

بعض حضرات اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں لیکن یہ بے جا شدت ہے کیونکہ ضعیف روایت موضوع (یا من گھڑت) روایت کو نہیں کہا جاتا بلکہ ضعیف روایت کے بارے میں تمام مکتبہ فکر کے علماء کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ ضعیف روایات جواز اور فضلیت ثابت کر سکتی ہیں۔

چنانچہ غیر مقلدین مکتبہ فکر کے بہت بڑے عالم ابو الحسنات علی محمد سعیدی کے ''فتاویٰ علمائے حدیث'' میں ہے کہ

ضعیف حدیثیں جواز اور فضلیت ثابت کر سکتی ہیں عدم جواز نہیں کر سکتے''

(فتاویٰ علمائے حدیث: کتاب الطھارۃ: ص ٦٦)

پھر یہ طریقہ بھی قطعاً درست نہیں کہ خود تو ضعیف احادیث پر عمل کرتے رہیں لیکن اپنے مخالف مکتبہ فکر (اہل سنت) کی بات آئے تو ضعیف حدیث کہہ کر انکار کر دیا جائے، حالانکہ غیر مقلدین مکتبہ فکر کے حضرات کا بے شمار ضعیف احادیث پر عمل ہے جیسا کہ حافظ سید واحد علی قادری استاد جامعہ نظامیہ نے اپنی کتاب ''**ضعیف احادیث پر غیر مقلدین کا عمل**'' میں بڑے مدلل انداز میں حوالے درج کر دیئے ہیں، لہذا ''دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فصیحت'' کا طریقہ بالکل درست نہیں ہے ۔(مزید ضعیف احادیث کے بارے میں علامہ ظفر القادری بکھروی کی کتاب ''**ضعیف احادیث اور غیر مقلدین خصوصاً زبیر علی زئی کا جواب الجواب**'' کا بھی مطالعہ کیجیے)۔

ولادت مصطفیٰ ﷺ پر اظہار فرحت میں جھنڈے لگانے کو آج دن تک کسی بھی اہل سنت اکابر نے فرض، واجب یا دین کا کوئی رکن نہیں کہا بلکہ جھنڈے لگانا محض خوشی کے اظہار کا ایک طریقہ ہے، لہذا مذکورہ حدیث اگر ضعیف بھی ہے تو ''فتاویٰ علمائے حدیث'' کے مذکورہ بالا بیان کردہ اصول کے مطابق جھنڈے لگانے کا جواز ثابت ہو جاتا ہے۔

پھر ضعیف حدیث سے تو جواز ثابت ہو گیا لیکن اگر غیر مقلدین اہلحدیث حضرات جھنڈے لگانے کو ناجائز و حرام سمجھتے ہیں تو اصول کے مطابق انہیں چاہیے کہ کوئی ایسی حدیث بیان کر دیں جس میں جھنڈے لگانے کو ناجائز و حرام کہا گیا ہے۔لیکن میرے علم کے مطابق اس کے ناجائز و حرام ہونے پر کوئی صحیح حدیث تو دور کی بات ضعیف حدیث بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ان شاء اللہ عزوجل! لہذا اگر دیکھا جائے تو ایک طرف ضعیف روایت ہے جبکہ دوسری طرف اہلحدیث حضرات کی ذاتی رائے، تو یقیناً کوئی بھی ان کی ذاتی رائے کو قبول نہیں کرے گا بلکہ ضعیف حدیث اصول کے مطابق عمل کے لئے کافی ہے۔

امام سیوطی کے نام سے وسوسہ کا ازالہ

بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ

امام سیوطی نے تین روایتوں کے بارے میں لکھا کہ ''یہ روایت اوراس سے قبل کی دوروایتیں ہیں سخت منکر ہیں۔میری کتاب میں اس درجے کی منکر روایت اور کوئی نہیں ہے، میں اس روایت کو درج نہیں کرنا چاہتا تھا،صرف حافظ ابو نعیم کے اتباع میں کر دی ہے'' (خصائص الکبری:ص ۹۸)

تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ان روایات کو موضوع تو نہیں کہا گیا، روایت حد درجہ منکر و ضعیف سہی لیکن موضوع پھر بھی نہیں اسی وجہ سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنی کتاب میں شامل کیا ہے۔پھر امام سیوطی کی عبارت کو دیکھئے کہ انہوں نے امام محدث حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل پر نہ صرف اعتماد کیا بلکہ ان پر یقین کا اظہار کرتے ہوئے ان روایات کو قبول کیا ،لہذا اگر بالفرض امام سیوطی کا اپنا یہ موقف بھی ثابت ہو جائے لیکن انہوں نے اپنے موقف کی بجائے حافظ ابو نعیم کے موقف پر اعتماد و یقین کرتے ہوئے ان کو اپنی کتاب میں درج کر کے روایات کو تسلیم کیا۔حیرت ہے کہ امام سیوطی اپنا موقف ترک کر کے حافظ ابو نعیم کے مواقف کو تسلیم کر

رہے ہیں لیکن معترض حضرات ان کا نام لیکر اعتراض کر رہے ہیں۔(نوٹ: مزید تفصیل کے لیے پروفیسر محمد حسین آسی صاحب کی کتاب ''میلاد شریف اور بعض روایات ص93 تا102'' کا مطالعہ کیجیے)۔

11 ﴿عرش کا خوشی سے جھومنا ''وغیرہ''﴾

علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

''جب حضور پرنورﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو فرشتوں نے آہستہ اور اونچی آواز سے (اس کا) اعلان کیا۔حضرت جبرائیل علیہ السلام بشارت لائے اور عرش خوشی سے جھوم جھوم اٹھا، حورعین اپنے محلات سے نکل آئیں اور عطر نچھاور کرنے لگیں۔رضوان (داروغہ جنت) کو حکم دیا گیا کہ فردوس اعلیٰ آراستہ کرو اور محل سے پردہ اٹھا دو۔نیز (سیدہ) آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جنات عدن سے پرندے بھیج دو جو اپنی چونچوں کے ذریعے موتی بکھیریں۔جو حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے اردگرد فرشتے کھڑے ہوگئے اور انہوں نے پَر خوب پھیلائے۔نیز تسبیح و تہلیل کرنے والے فرشتے اس کثرت سے اترے کہ تمام بحر و بر اور نشیب و فراز بھر گئے''(مولد العروس:ص۷،مترجم ص۲۹)

اہل علم جانتے ہیں کہ علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے **غیر مقلدین کے ماہنامہ** ''السلام'' دہلی فروری ۱۹۵۶ء ص۱۳،۱۴ میں ہے کہ محدث ابن جوزی چھٹی صدی کے اکابر داعیاں میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے، آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامنِ رحمت میں آچکے ہیں''(ذکر میلاد رسول ترجمہ مولد العروس:ص۱۴)**اور علماء دیوبند کے اشرفعلی تھانوی صاحب** کی کتاب **بہشتی زیور** کا آٹھواں حصہ ''نیک بیبیوں کے حال'' میں ابن جوزیؒ کی

پھوپی'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ ''یہ بزرگ عالم دین ہیں......(اور حاشیے میں ہے کہ) بیس ہزار(20000) کافران کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے'' (بہشتی زیور: ص۴۹۴)

12 ......حمل اور ولادت کی مبارک بادیاں......

خصائص الکبری میں روایت موجود ہے کہ

''مشرق کے چرند و پرند، مغرب کے جانوروں کے پاس مژدہ اور مبارک باد لے کر گئے اور یہی عمل آبی جانوروں کا تھا۔ حمل کے ہر ماہ کے اختتام پر زمین و آسمان دونوں پر یہ ندا تھی ''مبارک ہو کہ نبی آخری کی ولادت کی گھڑی نزدیک آ گئی، وہ زمین پر امن و مبارکی کے لئے ضمانت بن کر تشریف لانے والے ہیں'' ابونعیم

(خصائص الکبری: جلد اول ص104)

13 ......خوشی ہے خوشی ہے محمد ﷺ ......

خصائص الکبری میں روایت موجود ہے کہ

'حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ذکر فرماتی ہیں کہ ......(ولادت کے بعد) ایک ابر سامنے آیا...... یہاں تک کہ اس نے بھی آپ ﷺ کو مجھ سے پوشیدہ کر دیا اور آپ ﷺ میری نظر سے اوجھل ہو گئے۔ (پھر) میں نے منادی کو ندا کرتے سنا کہ محمد ﷺ کو مشرق و مغرب اور انبیاء کرام علیہم السلام کی مولدات پر لے جاؤ اور آپ کو جن و انس اور حوش و طیور کی روحوں کو پیش کرو......تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق حمیدہ اور فضائل جلیلہ سے آراستہ کر دو۔ اس کے بعد وہ ابر چھٹ گیا اور میں نے آپ ﷺ کو موجود پایا۔ آپ ﷺ لپٹے ہوئے سبز حریر کو تھامے ہوئے تھے پھر کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ خوشی ہے خوشی ہے محمد ﷺ نے تمام دنیا کو تھامے رکھا ہے اور کوئی

مخلوق نہیں جو آپ ﷺ کے حلقہ نبوت سے باہر ہو“

(خصائص الکبری جلد اول ص 106)

14 ﴿ولادت پر جنتی مردوں کا تشریف لانا﴾

خصائص الکبری میں روایت موجود ہے کہ

’حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ذکر فرماتی ہیں کہ (ولادت کے بعد) میں نے دیکھا کہ تین افراد ہیں ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ، دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید حریر تھا۔اس نے اس حریر کا سرا کھولا اور ایک انگوٹھی نکالی جس کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں پھر اس آفتابے سے آپ ﷺ کو سات مرتبہ غسل دیا اور دونوں شانوں کے درمیان اس انگشتری سے مہر لگائی اور حریر میں آپ ﷺ کو لپیٹ دیا“ (خصائص الکبری جلد اول ص 106)

15 ﴿ولادت پر جنتی عورتوں کا تشریف لانا﴾

خصائص الکبری میں روایت موجود ہے کہ

’حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا ذکر فرمایا کرتیں کہ جب وقت (ولادت مصطفیٰ ﷺ) آیا ......میں نے چند ایسی دراز قد، عورتوں کو دیکھا جیسے کہ وہ عبد مناف کی بیٹیاں ہوں ......حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا کچھ مرد فضا میں اپنے ہاتھوں میں چاندی کے برتن لیے کھڑے ہیں“ (خصائص الکبری: جلد اول، ص 105)

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ

”ثم رایت نسوة کالنخل طوالا فقلن بی نحن آسیة امر آة فرعون و مریم ابنة عمران و هو الا من الحور العین “

میں نے دیکھا کہ حسین وجمیل عورتیں جو قد کاٹھ میں کھجور کے درخت کے مشابہ تھیں (انہوں نے مجھے اپنے حصار میں لے لیا، میں حیران تھی کہ وہ کہاں سے آگئیں اور انہیں اس (واقعہ ولادت کی خبر کیسے ہوگئی) تو انہوں نے مجھے کہا ہم آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران ہیں اور یہ ہمارے ساتھ جنت کی حوریں ہیں''

((1)زرقانی شرح مواہب جلد ۱ ص ۱۱۲،(2)المواہب اللدنیہ جلد ۱ص ۱۱۲،(3)مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۱۶،(4)نسیم الریاض جلد ۳ ص ۳۷۳،(5)الانوار المحمدیہ ص ۳۳،(6)سیرت حلبیہ: جلد اول نصف اول :ص 213،214،(7)وہابی مکتبہ فکر کے عبدالستار غیر مقلد کی کتاب ''اکرام محمدی''ص ۴۷۲)

(8)......علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''ولعل حکمۃ شھود آسیۃ و مریم لو لا دتہ کونھما نصیران وجتین لہ ﷺ فی الجنۃ مع کلثوم اخت موسیٰ'' حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت حضرت آسیہ اور مریم رضی اللہ عنہما کے حضور کی یہ حکمت ہوسکتی ہے کہ یہ دونوں جنت میں حضرت کلثوم موسیٰ علیہ السلام کی بہن سمیت رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات سے ہوں گی (سیرت حلبیہ جلد اول:ص 214)

یہی علامہ علی بن برہان الدین الحلبی مزید ارقام فرماتے ہیں کہ

''وفی الجامع الصغیر .ان اللہ تعالیٰ زوجتی فی الجنۃ مریم بنت عمران و امراۃ فرعون و اخت موسیٰ ''الجامع الصغیر میں ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو جنت میں میری ازواج سے کر دیا ہے'' (ایضاً)

(9)......اسی طرح شارح صحیح بخاری علامہ زرقانی رقم طراز ہیں

”ولعل حكمة شهود من كثيرة الحورله فى الجنة كما ان مريم و آسية من نسائنه فى الجنة كما ورد فى الحديث “ ولادت کے وقت حوروں کی حاضری میں یہ حکمت ہوسکتی ہے کہ جنت میں آپ ﷺ کے لئے کثرت سے حوریں ہوں گی جیسا کہ حضرت مریم اور آسیہ آپ کی جنتی ازواج مطہرات سے ہیں۔جس طرح کہ اس سلسلے میں حدیث شریف وارد ہوئی ہے۔

(زرقانی جلداول: بحوالہ میلا دالنبی ﷺ ازشیخ الحدیث محمد یعقوب: ص96)

شارح صحیح بخاری علامہ زرقانی اور امام حلبی نے ان روایات کو بیان کرنے کے بعد ان کو رد نہیں کیا ،ان کو موضوع نہیں کہا بلکہ مزید اس کی تائید دیگر روایات سے پیش کر کے ان کو قبول کیا۔الحمدللہ!!

...... طارق جمیل اور جنتی عورتوں کا آنا ......

(10) دیوبندی مکتبہ فکر کے ابوحسنین فیصل نے اپنی کتاب ”تحقیق میلادِ حبیب“ میں طارق جمیل صاحب کا بیان درج کیا ہے،اس میں طارق جمیل (تبلیغی جماعت والے) کہتے ہیں کہ

”حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا چند خوبصورت لمبے قد کی عورتیں کمرے میں نمودار ہوگئیں میں نے دیکھا میں حیران،میں نے پوچھا کون ہوتم،تو ایک نے کہا میں عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم ہوں،دوسری نے کہا میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں،اور یہ ساتھ جنت کی حوریں ہیں جو اس پاک ہستی کے استقبال کو آرہی ہیں ......دنیا میں شور مچ رہا ہے کوئی آ گیا۔کوئی آ گیا“ (تحقیق میلادِ حبیب: ص 34)

طارق جمیل صاحب کی زبانی خوشیاں

(11) دیوبندی مکتبہ فکر کے ابوحسنین فیصل صاحب نے ایک کتاب ”تحقیق میلادِ حبیب“ ترتب دی جس کا ابتدائیہ دیوبندی مکتبہ فکر کے متکلم اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب نے لکھی اور انہوں

نے لکھا کہ ”اللہ پاک جزائے خیر عطا کرے ہمارے بھائی ابوعلی حسنین فیصل صاحب کو جس نے بہت ہی پیار سے اور بہت احتیاط سے اس موضوع پر ایک مکمل کتاب لکھنے کی کوشش کی“

(تحقیق میلادِ حبیب: ص 27)

اسی کتاب پر انہی کے مفتی محمد خالد ھالوی مہتم دار العلوم اسلامیہ العربیہ ھالا مٹیاری سندھ کی تقریظ بھی موجود ہے جس میں ان الفاظ سے کتاب کی تصدیق کی کہ ”رب العالمین نے ان سے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے ولادت باسعادت...... موثر انداز میں بہترین مواد جمع کر کے اپنے منفرد انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے“ (تحقیق میلادِ حبیب: ص 28)

تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی غیر معتبر کتاب یا من گھڑت حوالوں پر مشتمل کتاب نہیں بلکہ بہت احتیاط کے ساتھ یہ کتاب لکھی گئی اور بہترین مواد اس میں جمع کیا گیا ہے تو آیئے اسی کتاب سے ہم آپ کے سامنے طارق جمیل صاحب کے بیان پیش کرتے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ

”حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ نے سرکار ﷺ کی آمد بیان کرتے ہوئے کچھ اس طرح کہا: ...... یہ وہ مہینہ ہے جس کو ہم ربیع الاول کہتے ہیں۔ دنیا کا سویا ہوا نصیب جاگا تھا...... انسانیت کے بھاگ جاگ اٹھے، کائنات میں بہار آ گئی انسانیت کی مردہ رگوں میں روح دوڑ گئی...... زمین و آسمان میں ایک شور و غل مچ گیا اور ایسی رحمتوں کا نزول ہوا کہ ایک سمندر کی مچھلیوں نے بھاگ کر دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو مبارک باد دی کہ آج رحمۃ اللعالمین آ گئے جو زمین کے اندر رینگنے والی کیڑیاں چیونٹیاں ان کو بھی پتہ چل گیا وہ بھی (خوشی میں) ہواؤں میں اڑنے لگیں کہ آج رحمۃ اللعالمین آ گئے ...... ایران کے بادشاہ نے محل بنایا تھا...... جس کے چودہ بڑے برج تھے کافی سارے برج تھے ادھر ہمارے نبی تشریف

لائے اور ادھر چودہ برج ٹوٹ کر زمین پر گئے ......ایک ہزار سال سے ایران کے بادشاہ کے دربار میں آگ جل رہی تھی ......ادھر آپ ﷺ نے آنکھ کھولی ادھر وہ ایک دم بجھ گئی۔(تحقیق میلادِ حبیب:ص 30،31)

16﴿ولادت مصطفی ﷺ کی خوشی پر اللہ عزوجل کا انعام﴾

اِمام بخاری (194۔256ھ) کی الصحیح میں مروی حدیث ہے کہ

فلما مات أبولهب أريه بعض أهله بشرّ حيبة، قال له :ما ذا لقيت؟ قال أبولهب :لم ألق بعدكم غير أني سقيت في هذه بعتاقتي ثويبة.

جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی (حضرت عباس) نے اُسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔(حضرت عباس نے اس) سے پوچھا: تمہارے ساتھ کیا گزری؟ ابولہب نے جواب دیا کہ میں تم سے جدا ہوتے ہی سخت عذاب میں پھنس گیا، لیکن (ولادت مصطفیٰ کی خبر سن کر خوشی میں ثوبیہ کو اس انگلی کے اشارے سے آزاد کیا تھا تو) ثوبیہ کو آزاد کرنے کے باعث مجھے اس (انگلی) سے پانی دیا جاتا ہے۔

[1] بخاری، الصحیح، کتاب النکاح، باب و أمهاتكم اللاتي أرضعنكم: ج3 ص69، رقم92، [2] عبدالرزاق، المصنف، 9/26، رقم: 16350۔ [3] بغوی، شرح السنة، 76 : 9، رقم 2282۔ [4] بیہقی، السنن الکبری، 7/162، رقم 13701، [5] ابن سعد، الطبقات الکبری، 1/108، [6] بیہقی، شعب الإیمان، 1/261، رقم 281، [7] عسقلانی، فتح الباری، 9/145، [8]. عینی، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، 20/95، [9] اِمام مروزی (202۔294ھ) ''السنة''، [10] اِمام بیہقی (384۔458ھ) نے یہ روایت اپنی تین کتب السنن الکبری، شعب الایمان، دلائل النبوة و معرفة احوال صاحب الشریعة میں بیان کی ہے، [11] محدث ابن جوزی (510۔579ھ) نے صفوة الصفوة میں، [12] امام سہیلی (508۔581ھ) نے الروض الانف فی تفسیر السیر ة النبویة لابن ہشام میں، [13]

ابن عساکر (499۔571ھ) نے تاریخ دمشق الکبیر میں اِسے روایت کیا ہے۔[14] شیخ عبدالحق محدث دہلوی (958۔1052ھ)''مدارج النبوۃ، 19 : 2''

دیوبندی مکتبہ فکر کے علماء نے یہ روایت اپنی درج ذیل کتب لکھی ہے

[15] مولانا محمد ادریس کاندھلوی دیوبندی ''سیرت مصطفیٰ ﷺ حصہ اول: ص ٦٩''

[16] انور شاہ کشمیری دیوبندی، فیض الباری علی صحیح البخاری، 4/ 278،

[17] مفتی رشید احمد لدھیانوی ''اَحسن الفتاویٰ جلد 1: باب ردالبدعات: ص 347، 348،

[18] ابوالحسنات محمد عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی ''مجموعہ فتاویٰ جلد 2 ص 282''

غیر مقلد وسعودی مکتبہ فکر کے علماء نے یہ روایت اپنی درج ذیل کتب لکھی ہے

[19] ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 2/ 230۔

[20] غیر مقلد مولوی داؤد راز ''صحیح بخاری: جلد ہفتم: ص 116 اردو ترجمہ وتشریح''

[21] بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بیٹے عبداللہ نے ''مختصر سیرۃ الرسول: ص 13''

اس روایت پر مرسل ہونے کا اعتراض

ایک اعتراض یہاں یہ کیا جاتا ہے کہ یہ روایت مرسل ہے اس لئے قابلِ قبول نہیں۔ تو عرض ہے کہ اگر چہ یہ روایت مرسل ہے لیکن کثیر التعداد اَجل ائمہ ومحدثین نے نہ صرف اِس کو قبول کیا بلکہ ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانے والوں کو اس پر انعام واکرام کی بشارت بھی سنائی جیسا کہ ہم نے متعدد حوالہ جات درج کر دیئے ہیں حتی کہ محدثین ومفسرین وبزرگان دین نے اسی روایت کو قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ﷺ کی خصوصیت سے ہے کہ ابولہب جیسے کافر پر بھی یہ انعام ہوا۔ لہذا ایسے جلیل القدر محدثین ومفسرین وبزرگان دین کا اس روایت کو قبول کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ روایت اگر چہ مرسل ہے لیکن ان سب کے نزدیک مقبول وقابل قبول ہے۔ پھر نہ صرف امام بخاری اور دیگر اجل علماء وحفاظِ

حدیث (بلکہ دیوبندی و غیر مقلد مکتبہ فکر کے بڑے بڑے علماء) نے اِس پر اِعتماد کرتے ہوئے اِس سے اِستشہاد و اِستناد کیا ہے۔لہٰذا اس پر اعتراض کرنے والے نہ صرف ان جلیل القدر محدثین ومفسرین بلکہ اپنے ہی علماء واکابرین [دیوبند وغیر مقلد] پر عدم اعتماد یا بغاوت کرنا ہے۔ حیرت ہے کہ ماننے پر آئیں تو یہ حضرات من گھڑت روایات کو بھی قبول کر لیتے ہیں لیکن انکار پر آئیں تو بخاری کا بھی انکار کر دیتے ہیں نہ صرف بخاری بلکہ یہ تو ایسی روایت ہے جس کو کثیر التعداد اَجل ائمہ ومحدثین ومفسرین نے قبول کیا لیکن یہ جناب ان سب کو پس پشت ڈال کر ''میں نہ مانوں گا'' کی ضد کر رہے ہیں۔ بحر حال ان بے شمار جلیل القدر محدثین ومفسرین و بزرگان دین اور دیوبندی و غیر مقلد علماء نے اس روایت کو قبول کر کے بتا دیا کہ یہ روایت ان کے نزدیک قابل قبول ہے اور اس روایت کے رد پر مذکورہ اعتراض بالکل درست نہیں۔

......حدیث کی ثقاہت و قبولیت......

اس حدیث کی ثقاہت اور قبولیت کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ اِس روایت پر اِعتماد کرتے ہوئے اتنے بڑے بڑے علماء محدثین کے علاوہ خود دیوبندی مکتبہ فکر اور وہابی غیر مقلد مکتبہ فکر کے علماء نے اپنی کتب میں درج کیا۔۔ اگر ان سب کی نظر میں یہ حدیث قابلِ اِستناد نہ ہوتی تو یہ سارے حضرات علماء محدثین وعلماء دیوبند اور غیر مقلدین ہرگز اسے اپنی کتب میں شامل نہ کرتے بلکہ اِسے مسترد کر دیتے۔ اگر یہ روایت صحیح نہ ہوتی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خوشی منانے کے صلہ میں ابولہب کے عذاب میں تخفیف کا واقعہ درست نہ ہوتا تو مذکورہ بالا اَجل علماء ومحدثین، ائمہ کرام اور مخالفین کے اکابرین و علماء یہ روایت اپنی اپنی کتب میں کیوں بیان فرماتے؟ اِن اَجل ائمہ ومحدثین نے نہ صرف اِسے روایت کیا ہے بلکہ اِس سے اِستنباط کرتے ہوئے اِس کی شرح بیان کی ہے جس پر کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

محمد بن عبد الوهاب نجدی کے بیٹے اور ابو لهب

وہابی مذہب کے بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی جو کہ تمام سعودی وہابی غیر مقلد مکتبہ فکر کے علمائے کے پیشوائے و بزرگ ہیں ان کی کتاب ''مختصر سیرۃ الرسول'' کی شرح کرتے ہوئے ان کے بیٹے شیخ عبداللہ نجدی صاحب نے لکھا ہے کہ

:وأرضعته صلى الله عليه وآله وسلم ثويبة عتيقة أبى لهب، أعتقها حين بشّرته بولادته صلى الله عليه وآله وسلم .وقد رؤى أبولهب بعد موته فى النوم، فقيل له :ما حالک؟ فقال :فى النار، إلا أنه خُفّف عنّى كل اثنين، وأمصّ من بين أصبعى هاتين ماء .وأشار برأس أصبعه .وإن ذلک بإعتاقى لثويبة عندما بشّرتنى بولادة النبى صلى الله عليه وآله وسلم وبإرضاعها له . قال ابن الجوزى :فإذا كان هذا أبولهب الكافر الذى نزل القران بذمّه جُوزىَ بفرحه ليلة مولد النبى صلى الله عليه وآله وسلم به، فما حال المسلم الموحد من أمته يُسر بمولده.

اور ابولھب کی باندی ثویبہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا اور جب اُس نے آپ ﷺ کی پیدائش کی خبر سنائی تو ابولھب نے اُسے آزاد کر دیا۔ اور ابولھب کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا : اب تیرا کیا حال ہے؟ پس اُس نے کہا : آگ میں جل رہا ہوں، تاہم ہر سوموار کو (میرے عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور اُنگلی کے اشارہ سے کہنے لگا کہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے (جسے میں پی لیتا ہوں)، اور یہ (تخفیفِ عذاب میرے لیے) اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد (ﷺ) کی ولادت کی خوش خبری دی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ بھی

پلایا تھا۔

(محدث) ابن جوزی کہتے ہیں پس جب حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اَجر میں ہر شبِ میلاد اُس ابولہب کو بھی جزا دی جاتی ہے جس کی مذمت (میں) قرآن حکیم میں (ایک مکمل) سورت نازل ہوئی ہے۔تو آپ ﷺ کی اُمت کے اُس توحید پرست مسلمان کو ملنے والے اَجر و ثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے'' (مختصر سیرۃ الرسول عبداللہ:ص13)

غیر مقلد بزرگ محمد داؤد راز اور ابو لہب

غیر مقلدین وہابی مسلک کے بہت بڑے بزرگ علامہ محمد داؤد راز صاحب نے صحیح بخاری کا ترجمہ وتشریح کی ،جس کو مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے شائع کیا ،اتنے بڑے بزرگ جن کے ترجمے غیر مقلد علماء اور غیر مقلدین کی عوام پڑھتی ہے، انہی علامہ صاحب نے لکھا کہ

''وذکر السهيل ان العباس قال لما مات ابو لهب رايته فی منامی بعد حول فی شر حال فقال ما لقيت بعد کم راحة الا ان العذاب يخفف عنی کل يوم اثنين قال وذالک ان النبی ﷺ ولد يوم الاثنين و کانت ثويبه بشرت ابا لهب بمولده فاعتقها (الحادی و العشرون ص :۴۷)

سہیل نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابولہب کو مرنے کے بعد ایک سال بعد خواب میں بری حالت میں دیکھا اور اس نے کہا کہ میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد کوئی آرام نہیں دیکھا۔مگر اتنا ضرور ہے کہ ہر سوموار کے دن میرے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جاتی ہے اور یہ اس لیے کہ آنحضرت ﷺ سوموار ہی کے دن پیدا ہوئے تھے اور ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے ابولہب کو آپ کی پیدائش (میلاد) کی خوشخبری سنائی تھی، جسے سن کر

خوشی میں ابولہب نے اسے آزاد کردیا تھا۔

(صحیح بخاری: ہفتم صفحہ 116: ترجمہ وتشریح غیر مقلد محمد داؤد راز)

علماء دیوبند کے مفتی اعظم اور ابو لہب

علماء دیوبند کے فقیہ العصر مفتی اعظم مفتی رشید احمد لدھیانوی اپنے فتوے میں تحریر کرتے ہیں کہ

''آنحضرت ﷺ کی ولادت بڑے سرور اور فرحت کا باعث ہے اور یہ سرور کسی وقت اور محل کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر مسلمان کے رگ و پے میں سمایا ہوا ہے۔ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے آنحضور ﷺ کی ولادت کی خبر ابولہب کو پہنچائی تو اُس نے خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کر دیا ۔مرنے کے بعد لوگوں نے ابولہب کو خواب میں دیکھا اور اس سے حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ جب سے مرا ہوں عذاب میں گرفتار ہوں مگر دوشنبہ کی شب کو چونکہ میں نے میلاد نبی کی خوشی کی تھی اس لیے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔جب ابولہب جیسے بدبخت کافر کے لئے میلاد نبی کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسبِ وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کریگا۔الخ (اَحسن الفتاویٰ جلد 1: باب ردالبدعات: ص 347، 348)

اس کے علاوہ ہم پہلے بھی بتا چکے کہ یہی روایت علماء دیوبند کے مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب نے ''سیرت مصطفی ﷺ حصہ اول: ص ۶۹'' اور انور شاہ کشمیری صاحب نے فیض الباری علی صحیح البخاری، 4/278 میں بھی نقل فرمائی ہے۔

ایک وسوسے کا ازالہ

بعض حضرات کو ایک وسوسہ یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ابولہب کے بارے میں قرآن میں ہے کہ ''تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ'' ''تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا'' اور اسی کی تیسری آیت

میں ہے کہ ”سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ “اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ (پارہ ۳۰) تو قرآن میں اس کے بارے میں سخت عذاب کی وعید موجود ہے۔لیکن بخاری وغیرہ کی روایت سے آپ اس کی تخفیف بیان کرتے ہیں۔لہذا یہ روایت قرآن کے صریح خلاف ہے۔

......ازالہ......

اولاً تو عرض ہے کہ دن رات بخاری بخاری کی رٹ لگانے والے آج بخاری کو کیوں چھوڑ گے؟ آخر آج بخاری سے بغاوت کیوں کردی؟ پھر نہ صرف امام بخاری بلکہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے کہ کثیر التعداد اَجل ائمہ ومحدثین، مفسرین، علماء دین حتا کہ علماء دیوبند اور علماء غیر مقلدین تک نے اس روایت کو قبول کیا تو کیا یہ سب قرآن نہیں جانتے تھے؟ اورانہوں نے ایک ایسی روایت کو اپنی اپنی کتب میں درج کر دیا جو کہ آج کے نام نہاد محققین کے مطابق قرآن کے خلاف ہے [معاذ اللہ] اور اگر یہ سب حضرات قرآن جانتے تھے اور یقیناً جانتے تھے تو کیا انہوں نے جان بوجھ کر ایک ایسی روایت کو اپنی کتب میں درج کیا جو آج کے نام نہاد محققین کے مطابق قرآن کے خلاف ہے؟ [معاذ اللہ!] پہلے تو یہ سنا کرتے تھے کہ فلاں صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ معاذ اللہ! امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فلاں مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے لیکن آج لوگ اس قدر بے باک ہو گے ہیں کہ ایسے اَجل ائمہ ومحدثین، مفسرین، علماء دین حتی کہ اپنے علماء دیوبند اور علمائے غیر مقلدین کے خلاف بھی یہی تاثر دینا چاہتے ہیں کہ یہ سب بلکہ خود ان کے اپنے علماء بھی قرآن وحدیث کے خلاف مسائل بیان کرتے رہے۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ ! بات یہ ہے کہ مذکورہ وسوسے کم علمی پر مبنی ہے اور اس وسوسے کی بنیاد عظمت ومحبت رسول ﷺ دل میں نہ ہونا یا پھر محض مسلک پرستی ہے، الحمد للہ عزوجل ! صدیوں قبل بڑے بڑے علماء ومحدثین اس وسوسے کا جواب اپنی کتب میں درج کر چکے چنانچہ

[۱] اِمام بیہقی (384-458ھ) شعب الایمان میں لکھتے ہیں کہ یہ خصائص محمدیہ

ﷺ میں سے ہے کہ کفار کو بھی آپ ﷺ کی خدمت کا صلہ عطا کیا جاتا ہے" وھذا أیضا لأن الإحسان کان مرجعه إلی صاحب النبوة، فلم یضع. اور یہ اِس لیے ہے کہ ابولہب کے اِحسان کا مرجع صاحبِ نبوت ذات تھی، اس لیے اُس کا عمل ضائع نہیں کیا گیا۔ (بیہقی، شعب الایمان 1/ 261 رقم: 281)

اور ایسا ہی کلام [۲] اِمام بغوی، شرح السنۃ، 9/ 76 [۳] عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، 20/ 95 [۴] شارِحِ صحیح بخاری اِمام کرمانی، الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری : 7919 [۵] شارِحِ صحیح بخاری اِمام بدر الدین عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، 95 : 20 [۶] اِمام جلال الدین سیوطی "الحاوی للفتاوی اور حسن المقصد فی عمل المولد [۷] اِمام عبدالرحمٰن بن دیبع شیبانی، حدائق الأنوار، 1/ 134 میں موجود ہے۔ اِن تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ نادانستہ طور پر آمدِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانے والے بدترین کافر کو بھی اللہ تعالیٰ اِس عمل کی جزا دے رہا ہے اور قیامت تک دیتا رہے گا۔ اور یہ صرف اور صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی نسبت سے کیے جانے والے اَعمال کی خصوصیت ہے کہ اگر کافر بھی کوئی عمل کرے گا تو اس کو جزا دی جائے گی اور جب کافر کو اس عمل پر جزا مل سکتی ہے تو توحید پرست مسلمان اگر نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشیاں منائیں تو بے شک انعام واکرام پائیں گے جیسا کہ امام جوزی، شیخ محقق وغیرہ محدثین واکابرین علماء امت نے بھی ارشاد فرمایا۔

معترضین ومخالفین کی بے انصافی

معترضین کا یہ اعتراض ابولہب والے واقعے میں نبی پاک ﷺ نے مخصوص نہیں کیا لہذا ہم قبول نہیں کرتے تو اس پر گزارش ہے کہ آپ کے قبول کرنے یا نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ آخر ان اَجل ائمہ ومحدثین، مفسرین، علماء دین کے سامنے آپ کی اوقات ہی کیا ہے؟ جب انہوں نے قبول کرلیا تو ہمیں یہی کافی ہے آپ کے انکار سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ خود معترضین علماءِ مفسرین کرام کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہیں آیات کو منسوخ ومقید قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ نبی پاک ﷺ سے اس آیت یا حکم کا منسوخ یا مقید ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ تو یہ بات تو ہمارے موضوع سے اعلیٰ درجہ پر ہے کہ منسوخیت پر دلیل موجود ہونی چاہیے ورنہ وہ قبول نہیں کرنی چاہیے۔ تو معلوم ہوا کہ جب منکرین نے اپنا کوئی خود ساختہ عقیدہ ثابت کرنا ہوتا ہے تو محض اپنے علماء ہی کے ذاتی اقوال کو بھی قبول کر لیتے ہیں لیکن جب خصائص، کمالات وفضائل مصطفیٰ ﷺ کی بات آئے تو حجت بازیوں پر اتر آتے ہیں۔ لہٰذا یہ سب ضد وہٹ دھرمی ہے جس کا علاج کسی کے پاس نہیں۔

کیا ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانا ابولہب کی سنت ہے؟

کچھ نادان یہ کہتے ہیں کہ اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ ولادت کی خوشی منانا ابولہب کی سنت ہے۔

۞...... **اولاً** تو عرض ہے کہ ایسے نادانوں کو چاہیے کہ ہم پر (ابولہبی طریقہ کا) فتوے لگانے سے قبل اُن سب اجل ائمہ ومحدثین، مفسرین، علماءِ دین پر بھی یہی فتوے عائد کریں جن کے حوالے ہم پچھلے صفحات میں پیش کر چکے۔ بلکہ خود علماءِ دیوبند وغیر مقلدین جن کے حوالے ہم عرض کر چکے ان پر بھی یہی ''ابولہب کی سنت'' ادا کرنے کا اعتراض کریں۔ تو معاذ اللہ عزوجل! ایسے نادانوں کے اصول کے مطابق تو ان کے اپنے بیگانے سب ہی ابولہب کے طریقے پر تھے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

۞...... پھر ایسے نادانوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ ابولہب نے نبی پاک ﷺ کی ولادت پر جو فرحت کا اظہار کیا تھا یہ **اظہارِ فرحت ''اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہوا یا نہیں؟ اور اللہ عزوجل نے ابولہب جیسے کافر کو بھی ایسی فرحت پر اجر دیا یا کہ سزا؟ بے شک پچھلے صفحات پر حوالے جات کی روشنی میں ایسے بد بخت کافر کا اظہار فرحت بھی مقبول ٹھہرا اور اس کو اجر بھی دیا گیا تو** تو اب نادانوں کے اصول کے مطابق تو اللہ تبارک وتعالیٰ پر بھی اعتراض ہوا کہ اس نے (بقول نادانوں کے) ایک کافر کے عمل کو قبول کیا، اور اس پر اسے اجر دیا۔

۞...... پھر یہاں قابل غور بات ہے تمام مکتبہ فکر کے علماء ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی کے قائل ہیں ۔بلکہ کوئی بھی مسلمان ایسا نہ ہوگا جس کو نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی نہ ہو،نفس فرحتِ میلا دالنبی ﷺ پر تو خود مخالفین بلکہ ہر کلمہ گو کا اتفاق ہے ۔ایسا کون سا مسلمان ہے جس کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی نہیں؟ ہم ایسے اعتراضات کرنے والے نادانوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ کو نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی نہیں؟ دوٹوک جواب دیجیے !لیکن یاد رہے کہ آپ ہی کہ غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن لکھتے ہیں کہ

’’جسے آپ ﷺ کے میلاد کا حال سن کر اور آپ ﷺ کی میلاد کی خوشی نہ ہو وہ مسلمان نہیں‘‘(الشمامۃ العنبر یہ:ص۱۲)

علماء دیوبندی کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے ابولہب کی اسی خوشی پر یہ کہا کہ

’’دوسرا استدلال موجدین کا اس حدیث سے ہوسکتا ہے کہ جب ابولہب نے حضور ﷺ کی ولادت کی خبر سنی تو خوشی میں آ کر ایک باندی آزاد کر دی تھی اور اس پر عقوبت میں تخفیف ہوگئی ،پس معلوم ہوا کہ ولادت پر فرح جائز وموجب برکت ہے (تھانوی صاحب اب جواب دیتے ہیں کہ)**جواب اس کا بھی ظاہر ہے کہ ہم نفس فرحت منکر نہیں ہیں** بلکہ اس پر ہر وقت عامل ہیں‘‘

(میلا دالنبی ﷺ:وعظ السرور،ص129)

تو اگر اظہار فرحت (نفس فرحت) نادانوں کے نزدیک ابولہب کی سنت کہلاتی ہے تو اس سنت پر تو خود اس کے اپنے علماء واکابرین بھی عامل ہیں ۔بلکہ منکرین کے اصول کے مطابق الزاماً یہ کہنا درست ہوگا کہ ابولہب بھی نفس فرحت کا قائل تھا اور آج نادان (منکرین) بھی فقط نفس فرحت کے قائل ہیں ،تو اس اعتبار سے تو ابولہب کی سنت پر خود نادان (منکرین) عمل پیرا ہیں ۔لہذا اگر اس قسم کا جاہلانہ اعتراض

کریں گے تو خود ناداں (منکرین) ہی اس کی زد میں آتے ہیں۔

راہزنوں اور رہبروں کو غور سے پہچان کر
حضرت جی انصاف کرنا اب خدا کو مان کر

اگر اس اعتراض کا مزید تفصیلی جواب پڑھنا ہو تو ''کتاب'' قرآن وحدیث کی روشنی میں ذکر میلاد النبی ﷺ کا ثبوت'' کا مطالعہ کیجیے۔

نوٹ: :ولادت مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر بیان کردہ روایات پر اعتراضات کے جوابات رسالہ ''مولود شریف: مولف حضرت مولانا سید عمر کریم حنفی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ کیجیے یہ رسالہ ''والضحیٰ پبلی کیشنز کی شائع کردہ کتاب ''میلاد شریف قرآن وسنت کی روشنی میں'' مرتبہ میثم عباس قادری میں موجود ہے۔

دوسرا رخ

ولادت مصطفیٰ ﷺ پر سوگ وغم میں مبتلا طبقہ

ولادت مصطفیٰ ﷺ پر

دشمنانِ مصطفیٰ ﷺ پر عذاب،

شیاطین کا رونا پیٹنا،

بت پرستوں کی مٹی پلید،

ایوان کسریٰ میں زلزلہ،

آتش پرستوں، یہود ونصاریٰ

کا اختتام شروع۔

1 ولادت مصطفی ﷺ پر شیطان کا رونا

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ تفسیر بقی بن مخلد سے سہیلی نے نقل کیا ہے کہ

أَنّ إِبْلِيسَ رَنّ أَرْبَعَ رَنّاتٍ حِينَ لُعِنَ، وَحِينَ أُهْبِطَ، وَحِينَ وُلِدَ رَسُولُ اللّهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، وَحِينَ أُنْزِلَتِ الْفَاتِحَةُ

یعنی ابلیس چار بار بلند آواز سے رویا ہے پہلی بار جب اللہ تعالیٰ نے اسے لعین ٹھہرا کر اس پر لعنت فرمائی دوسری بار جب اسے آسمان سے زمین پر پھینکا گیا تیسری بار جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی چوتھی بار جب سورۃ الفاتحہ نازل ہوئی۔

(تاریخ ابن کثیر جلد اول حصہ دوم ص 723، عربی البدایۃ والنھایۃ ج ۲ ص ۲۶۶ ابن کثیر)

أبو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن أحمد السہیلی (المتوفی: 581) نے کہا:

فی تفسیر بقی بن مخلد أن إبلیس -لعنه الله- رن أربع رنات رنة حین لعن ورنة حین أهبط ورنة حین ولد رسول الله -صلی الله علیه وسلم- ورنة حین أنزلت فاتحة الکتاب (الروض الأنف ت السلامی 2/93)

غیر مقلدین علمائے کے شیخ حکیم محمد طارق چغتائی کی کتاب جو کے متعدد غیر مقلدین علماء کی پسند فرمودہ ہے اس میں بھی یہ روایت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ

''حضرت محبوب سبحانی الشیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''غنیۃ الطالبین'' (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی فضیلت: باب اول ص ۲۵۰) میں فرمایا ہے کہ ابلیس لعین نے اپنی زندگی میں **تین مرتبہ ایسا نوحہ اور ماتم کیا ہے** اور شدید رویا

اور پیٹا ہے اس طرح کبھی نہیں رویا۔آپ حضرات توجہ فرمائیں تو میں ابلیس کے رونے کے مقامات عرض کرنے والا ہوں……(دوسرا مقام) **حین ولد النبی** ﷺ. جب امام رسولاں ،رحمت عالیمان ،پیغمبر دو جہاں اور سرور کون و مکان جناب محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور شیطان کو یقین ہو گیا کہ اب روئے زمین پر توحید کا پرچم لہرائے گا تو ابلیس یہ تصور کر کے آنحضرت ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن اتنا رویا کہ رو رو کر برا حال کر لیا‘‘

(علمائے اہل حدیث کا ذوق تصوف: خطبات سورۃ فاتحہ: ص 190)

اسی طرح یہ روایت درج ذیل کتب میں موجود ہے۔

(1) **تفسیر وکیع** تحت سورۂ فاتحہ (از امام وکیع بن جراح متوفی 197ھ)، (2) **تفسیر ابن مخلد** تحت سورۂ فاتحہ (از عبد الرحمٰن بقی بن مخلد بن یزید القرطبی متوفی 276ھ)، (3) **معجم مقاییس اللغۃ** ج 2، ص 380 (از ابو الحسین احمد بن فارس متوفی 360ھ)، (4) **کتاب العظمۃ**، ابو الشیخ، ص 428 (از عبد اللہ بن محمد جعفر المعروف بابی الشیخ متوفی 396ھ)، (5) **شرف المصطفیٰ**، ج 1، ص 347 (از ابو السعید عبد الملک بن ابی عثمان نیشاپوری متوفی 406ھ)، (6) **حلیۃ الاولیاء**، ج 3، ص 341 (از حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی متوفی 430ھ)، (7) **المخصص الملف الاول**، ج 1، ص 394 (ابو الحسن علی بن اسماعیل المعروف ابن سیدہ متوفی 458ھ)، (8) **غنیۃ الطالبین**، باب فضیلت (از حضرت سید عبد القادر جیلانی حنبلی متوفی 561ھ)، (9.10) **الروض الانف**، ج 1، ص 74، ص 278 (از ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ السھیلی متوفی 581ھ)، (11) **مولد العروس**، ص 3 (از ابو الفرج ابن جوزی متوفی 597ھ)، (12) **الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ** ﷺ ج 1، ص 98 (ابو الربیع سلیمان بن موسیٰ متوفی 634ھ)، (13) **الاحادیث المختارہ**، ج 4، ص 114 (از مقدسی ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد مقدسی متوفی 643ھ)، (14) **تفسیر قرطبی** تحت سورۂ فاتحہ (از ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی متوفی 668ھ)، (15) **عیون الاثر**،

ج1،ص34(ازابن سیدالناس بصری متوفی 734ھ)،(16) **البدایہ والنھایہ**، ج3،ص42(ازعمادالدین ابن کثیر متوفی 774ھ)،(17)**السیرۃ النبویۃ** لابن کثیر، ج 1، ص 212(از عماد الدین ابن کثیر متوفی 774ھ)،(18)**المختصر الکبیر فی سیرۃ الرسول**، ج1،ص7(ازعزالدین محمد بن ابی بکر جماعہ کنانی متوفی 819ھ)،(19) **تفسیر درمنثور للسیوطی**، ج1،ص17(ازامام جلال الدین سیوطی متوفی 911ھ)،(20, 21) **سبل الہدیٰ والرشاد**، ج1،ص 35وج2،ص218(ازمحمد بن یوسف صالحی شامی متوفی 942ھ)، (22)**السیرۃ الحلبیۃ**، ج1،ص99[۲۲۰](ازابوالفرج نورالدین علی بن ابراہیم الحلبی متوفی 1044ھ)، (23)**الدرالمنظم فی مولدالنبی الاعظم**،ص82(ازشیخ عبدالحق محدث الہ آبادی1308ھ)، (24)**ضیاءالنبی**،ج2،ص56(ازپیرمحمدکرم شاہ الازھری متوفی1419ھ)(ملخصاً: لمعات مصطفی ﷺ،ص 41،42)

۞......سیرت حلبیہ میں اسی روایت کے تحت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کے وقت شیطان کے چیخنے کی طرف کتاب ''عیون الاثر'' کے مصنف نے اس شعر میں اشارہ کیا ہے

لِمولِدِهِ قَدرَن ابليس رنه   فسحقاله ماذا يفيد اننة

آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت شیطان بہت غم والم کے ساتھ چیخا۔

پس ہلاک ہووہ اس کے چیخنے سے کیا فائدہ حاصل ہوگا

(سیرت حلبیہ: جلداول نصف اول:ص ۲۲۱)

۞......علامہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ

''ابلیس چلایااوراس نے اپنے آپ کے بارے میں چیخ کرکہاہائے میں تباہ وبرباد اورہلاک ہوگیا،اس نے اپنی ہلاکت وبربادی کااعلان کیا(ابلیس صاح و نادی علی نفسہ و یلا و ثبورا)''(مَولدُالعروس:ص۲۰)

مذکورہ روایت کوجس طرح عربی شعرمیں بیان کیا گیا اسی طرح اردو کے شعر میں اس ابلیس کے

بارے میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاوّل

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

(نوٹ: یاد رہے کہ یہ شعر صرف اس روایت کی بنیاد پر ''ابلیس'' کے لئے لکھا گیا ہے: از مصنف)

...... روایت میں ولادت یا بعثت؟ ......

بعض علماء نے ''بعث'' کا لفظ استعمال کیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ روایت بقی بن مخلد کی تفسیر سے لی گئی ہے شاید اس کے کسی نسخے میں غلطی سے ولادت کی بجائے بعثت لکھ دیا ہوگا، اور ایسے حضرات کی نظر میں یہی غلطی والا نسخہ آیا، تو ولادت کی بجائے بعثت ہی کے الفاظ نقل ہو گے۔

اور بعض علماء نے دونوں روایات کو قبول کیا یعنی ولادت کے وقت اور بعث کے وقت، چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

''بقی بن مخلد صاحب مسند نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے اور ہم نے اسے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ شیطان چار مرتبہ شدید ترین چلایا، ایک مرتبہ جب اس پر لعنت کی گئی، دوسری مرتبہ جب اسے آسمان سے نیچے اتار دیا گیا۔ **تیسری مرتبہ جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور ایک روایت میں ہے آپ کی بعثت کے وقت** ۔اور چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی'' (المورد الروی فی المولد النبوی ﷺ: ص 47)

کیا حضرت امام مجاھد کا قول قبول نہیں؟

ایک ٹڈی مجتہد کہتے ہیں کہ یہ روایت (ولادت کے وقت شیطان رویا) محض امام مجاہد کا قول ہے انہوں نے اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کی لہذا یہ قول غیر معتبر ہے۔

اولا:: تو عرض ہے کہ ٹڈی مجتہد کو امام مجاہد رضی اللہ عنہ کا قول صرف اسی صورت میں قبول نہیں جب اس

میں ولادت مصطفیٰ ﷺ کا ذکر آئے لیکن اگر ولادت کی بجائے بعثت رسول کا ذکر ہو تو ٹڈی مجتہد اس اس کو قبول کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''اصل روایت میں ولادت رسول کی بات نہیں بلکہ بعثت رسول کی بات ہے'' پھر ٹڈی مجتہد کہتا ہے کہ ''معلوم ہوا کہ اصل روایت میں ولادت کی نہیں بلکہ بعثت کا تذکرہ ہے'' تو معلوم ہوا کہ ٹڈی مجتہد کو حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ کے قول سے نہیں بلکہ اصل تکلیف ''ولادت مصطفیٰ ﷺ'' سے ہے، اس سے اتنا معلوم ہو گیا کہ شیطان رویا کہ نہیں رویا لیکن آج یہ ٹڈی مجتہد ضرور رو رہا ہے۔

☆...... پھر ٹڈی مجتہد کا رونا یہاں ہی بس نہیں ہوا بلکہ اس کو معلوم تھا کہ (ولادت مصطفیٰ ﷺ پر شیطان کے رونے والی) یہ روایت اس کے گلے کی ہڈی بن چکی ہے اس لئے آخری حربہ یہ استعمال کیا کہ ''تابعی رسول حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ کے قول ہی کو غیر معتبر قرار دیا''

تو اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جب ایسے جلیل القدر تابعی حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ کا قول آپ جیسے ٹڈی مجتہد کو قبول نہیں تو جناب آپ جیسے چودھویں صدی کے ٹڈی مجتہد کا قول و تحقیق ہم مسلمانوں کو کس طرح قابل قبول ہو سکتا ہے؟ لہٰذا ہم آپ کے اس قول (اعتراض) کو ہی غیر مقبول سمجھتے ہیں۔

پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ امام مجاہد رضی اللہ عنہ کا قول ہی ہو تب بھی اس باب میں قابل قبول ہے کیونکہ اس قول کو بڑے بڑے علماء محدثین و مفسرین اور اکابرین علماء دین نے قبول کرتے ہوئے اپنی کتب میں نقل کیا، اور یہی اس کی قبولت کی دلیل ہے۔ اور اس کو قبول کرنے کی اہم وجہ یہی ہے کہ اس سے شیطان لعین کی ذلت و رسوئی ثابت ہو رہی ہے، اور شیطان کی ذلت و رسوئی کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر دلیل قطعی یا صحیح و صریح حدیث ہی کی حاجت ہو بلکہ ہمارے لئے ایسے لعین و مردو کے لئے ایسے اقوال بلکہ علماء کی عبارات ہی کافی ہیں۔ لیکن ٹڈی مجتہد کو نہ معلوم شیطان سے کیا ہمدردی و محبت ہے، یا کوئی خاص اس سے تعلق ہے کہ اس کا رونا (مصیبت میں مبتلا ہونا) ان کو برداشت نہیں ہوتا۔ ایسے ٹڈی مجتہد

کو چاہے کہ وہ اپنی عوام الناس کو کہیں کہ ولادت مصطفیٰ ﷺ پر شیطان پر انعام واکرام کا نزول ہو رہا تھا اور وہ خوشی سے جھوم رہا تھا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!!

پھر صرف یہی روایت نہیں بلکہ دیگر روایات سے بھی یہ ثابت ہے کہ ولادت مصطفیٰ ﷺ پر شیطان اور اس کی ذریت پر عذاب نازل کیا گیا۔ اور عقل کا بھی تقاضہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی ولادت سے سب سے زیادہ تکلیف شیطان اور شیطانی ذریت ہی کو ہونی چاہیے، تو یقیناً ایسے موقع پر شیطان رویا ہے لہذا یہ کہنا کہ شیطان رویا نہیں ہوگا یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے۔

پھر آخری بات یہ ہے کہ چلیں ٹڈی مجتہد ہمت کرے اور امام مجاہد رضی اللہ عنہ کی روایت کے رد پر اپنے اصول کے مطابق کوئی ایسی صحیح تو کیا ضعیف حدیث ہی پیش کر دے جس میں یہ ہو کہ ولادت مصطفیٰ ﷺ پر شیطان نہیں رویا تھا، لیکن ان شاء اللہ عزوجل قیامت تک یہ ٹڈی مجتہد چیخیں مار مار کر روتا رہے لیکن اس کو شیطان کے نہ رونے پر ایک روایت بھی نہیں ملے گی۔ لہذا جب شیطان کے نہ رونے پر ایسی کوئی روایت بھی نہیں تو پھر مذکورہ روایت کو ماننے پر ٹڈی مجتہد نا معلوم کیوں اتنا رونا رو رہا ہے؟ بحر حال امام مجاہد کے قول کو جلیل القدر محدثین و مفسرین اور علماء دین نے قبول کرتے ہوئے اپنی کتب میں نقل کیا لہذا ایسے جید حضرات کے مقابلے میں آج کوئی ٹڈی مجتہد کہے کہ ان کا قول حجت نہیں تو اسے شخص کی کیا اوقات ہے؟

﴿2۞ ولادت مصطفی ﷺ پر شیطان کو لاتیں پڑنا۞﴾

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

> ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میلاد مبارک کے وقت روئے زمین نور سے منور ہو گئی، ابلیس نے کہا آج ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو ہمارا (شیطانی) معاملہ خراب کر دے گا۔ (تو) اس کے ایک سپاہی نے کہا تم جاؤ اور

اس (بچے) کی عقل میں خامی پیدا کر آؤ۔ چنانچہ ابلیس آیا مگر جب نبی کریم ﷺ سے قریب ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے ایک لات ماری اور وہ عدن میں جا گرا'' (خصائص الکبریٰ: جلد اول ص 101)

اسی طرح سیرت حلبیہ میں بھی یہ روایت اس طرح ہے کہ

''حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے اور شیطان نے ستاروں کو گرتے ہوئے دیکھا تو اس نے اپنے لشکر سے کہا اس رات میں ایک بچہ (نبی ﷺ) پیدا ہوا ہے جو ہمارے (شیطانی) کاموں کو برباد کرے گا ۔......شیطان کے لشکر نے کہا کہ پھر تو جا کر اس بچے کو تباہ کیوں نہیں کر دیتا (یہ سن کر شیطان، آنحضرت ﷺ کی طرف چلا تو) جب وہ (ابلیس آیا اور) آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا جنہوں نے شیطان کے ایک ٹھوکر (لات) ماری جس سے وہ ملک عدن میں جا کر گرا''

(سیرت حلبیہ اردو جلد اول نصف اول ص ۲۲۲)

3 ولادت مصطفی ﷺ پر شیطان دھتکارا گیا

حضرت امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شیطانوں کو آسمان سے نہیں روکا جاتا تھا، وہ بلا روک ٹوک آتے جاتے تھے (لیکن) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو (شیطانوں کو) تین آسمانوں میں آنے سے روک دیا گیا لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو شیاطین پر تمام آسمان بند کر دیئے گئے، انہیں آگ کے شعلے مارے جاتے تھے۔ (مواہب لدنیہ، جلد اول ص 91)

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

''زبیر بن بکا اور ابن عساکر معروف بن خربود سے نقل کرتے ہیں کہ ابلیس ساتوں آسمانوں میں گھوما کرتا تھا مگر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو تین آسمان میں اس کا داخلہ بند ہو گیا اور جب نبی پاک ﷺ کی ولادت ہوئی تو ساتوں آسمان بند کر دیئے گئے'' (خصائص الکبریٰ: جلد اول ص 101)

اسی طرح کی روایت ''سیرت حلبیہ اردو جلد اول نصف اول ص ۲۲۳'' پر بھی موجود ہے۔

4 ولادت مصطفی ﷺ پر شیطان کو الٹا لٹکایا

امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں کہ ''ابو نعیم، عمرو بن قتیبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا جو بڑے عالم تھے کہ جب حضرت آمنہ کے یہاں پیدائش کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا......اور شیطان کو ستر زنجیریں پہنائی گئیں اور اسے بحرِ خضر میں سر کے بل (یعنی الٹا) لٹکا دیا گیا، تمام شیاطین اور سرکش مخلوقات بھی پابہ زنجیر کر دی گئیں'' (خصائص الکبریٰ: جلد اول ص 95)

5 ولادت ﷺ سے شیطان کی ناراضگی کی وجہ

☆......''**ابلیس نے کہا آج رات ایک فرزند [محمد ﷺ] پیدا ہوا ہے جو ہمارے کاموں کو خراب کر دے گا۔**'' [خصائص الکبریٰ، ابن ابی حاتم فی التفسیر]

☆ یہودی نے کہا کہ اے قبائل قریش! کیا تم اس بچہ کی ولادت سے خوش ہو رہے ہو، خبردار ہو جاؤ یہ فرزند تم پر غلبہ کرے گا۔ [خصائص الکبریٰ، ابن سعد، حاکم، بیہقی، ابو نعیم]

معلوم ہوا کہ یہ شیطانی مخلوقات نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت سے خوش نہ تھیں بلکہ یوم میلاد النبی ﷺ پر غم و رنج میں مبتلا تھیں اس لئے کہ ان نبی پاک ﷺ کی وجہ سے ان کا شیطانی و کفریائی کاموں کا

خاتمہ ہونا تھا اس لئے یہ مخلوقات سخت پریشان اور رنج و غم میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ نے ایسی تمام شیطانی مخلوقات پر اپنا قہر و غضب نازل فرمایا اور ان کو اپنی نورانی مخلوقات (فرشتوں) سے لاتیں مروائیں، ان کو دھتکارا، ان کو الٹا لٹکایا، ان کو پابہ زنجیر کر دیا گیا۔

6 ولادت مصطفی ﷺ پر کاھن کی چیخ و پکار

تاریخ طبری میں ہے کہ ایک کاہن نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا تو

''بلند آواز سے کہنے لگا کہ اہل عرب تمہارا ستیاناش ہو ہائے اہل عرب تمہارا ستیاناس ہو **اس لڑکے (محمد ﷺ) کو قتل کر دو** اور مجھے بھی اسی کے ساتھ قتل کر دو۔ اگر تم نے اسے زندہ چھوڑ دیا تو لات وعزی (دو بتوں کے نام ہیں) کی قسم یہ (لڑکا محمد ﷺ) **تمہارے دین کو بگاڑ ڈالے گا** اور تمہاری اور تمہارے آباواجداد کی عقلوں کو بگاڑ ڈالے گا مجھے تمہاری بہت فکر ہے یہ (محمد ﷺ) تمہارے پاس ایسا دین لائے گا جسکی مثال تم نے سنی تک نہ ہوگی'' (تاریخ طبری جلد اول حصہ دوم: مترجم ص ۶۱۱)

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ شیطان کے چیلوں کو آپ ﷺ کی ولادت سے بہت تکلیف ہوئی، اور وہ شدید چیخ و پکار میں مبتلا تھے حتی کہ شیطان کی طرح انہوں نے بھی نبی پاک ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا (معاذ اللہ) تو جس طرح ان چیلوں کو نبی پاک ﷺ کی ولادت سے خوشی نہیں بلکہ غم و رنج ہوا اسی طرح ان کا آقا ابلیس لعین بھی چیخ و پکار کر رہا تھا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔

7 ولادت مصطفی ﷺ پر تمام بت الٹ گیے

علامہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں

''اصبحت اصنام الدنیا لکھا منکوسه''

یعنی ساری دنیا کے بت اوندھے ہو گئے۔ (مولد العروس)

امام حلبی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ

''حضرت کعب ابن احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس رات کی صبح میں تمام بت الٹے ہو گئے تھے''(سیرت حلبیہ: جلد اول ص ۱۶۲)

نیز آگے پھر صفحہ ۲۲۷ پر مزید لکھتے ہیں کہ

''اس بارے میں ایک روایت پچھلے صفحوں میں گزر چکی ہے کہ دنیا کے بت آنحضرت ﷺ کے حمل کے وقت ٹوٹ کر گرے ہیں (جیسا کہ قدیم کتابوں میں آپ ﷺ کی پیدائش کی علامت کے طور پر لکھا ہوا ہے) نیز اسی سلسلے میں یہ بات بھی گزر چکی ہے کہ بتوں کے دو مرتبہ ٹوٹ کر گرنے کو مان لینے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے (کیونکہ اس طرح دونوں روایتیں درست ہو جاتی ہیں کہ دنیا کے بت آپ ﷺ کے حمل کے وقت بھی ٹوٹ کر گرے اور پھر دوسری مرتبہ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ٹوٹ کر گرے)''(سیرت حلبیہ: جلد اول ص ۲۲۷)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

''نبی پاک ﷺ کی ولادت پاک (کے وقت) جو نشانیاں اور کرامتیں ظاہر ہوئیں وہ حد اور شمار سے زیادہ ہیں،......وازاں جملہ افتادن بتان برو بو دونگوں سار شدنِ ایشان''،اور بتوں کا منہ کے بل زمین پر گر جانا ہے''(مدارج النبوہ جلد2 ص17,18)

حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ علماء اہل سنت بریلوی مسلک اور دیوبندی مسلک کے نزدیک معتبر شخصیت ہیں۔ انہی مولانا عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ

''بہت سے عجائب وخوارق اس رات ظہور میں آئے ......سارے بت روئے زمین کے اس وقت سرنگوں ہو گئے اور یہ بات سوائے اہل اسلام کے زردشتیوں کی تاریخ میں بھی لکھی ہے......'' (تواریخ حبیب الہ: ص۱۴)

ایوان کسریٰ میں زلزلہ، چودہ کنگرے گر گے فارس کا آتش کدہ بجھ گیا، دریاساوہ خشک ہو گیا، بتوں کا سرنگوں ہونا

نبی پاک ﷺ کی ولادت پر جو اہم واقعات رونما ہوئے ان میں سے یہ بھی ہیں کہ

(8)......ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا، (9) محل کے چودہ کنگرے گر گئے،

(10)......اور فارس کا آتش کدہ جو ہزار سال سے مسلسل روشن تھا وہ بجھ گیا،

(11)......اور دریائے ساوہ خشک ہو گیا، (12)......اور بتوں کا سرنگوں ہونا۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے محمد ادریس کاندھلوی صاحب نے اس روایت پر اپنی تحقیق ''سیرت مصطفیٰ ﷺ'' میں پیش کی ہے ہم وہی آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، چنانچہ اس روایت کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

''قال حدثنی مخزن بن هانی المخزوسی عن ابیه و اتت له خمسون و مائة سنة قال لما كانت ليلة ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتجس ايوان كسرىٰ الى اخر الحديث ''

اور یہ روایت تاریخ ابن جریر طبریٰ میں بھی اسی سند کے ساتھ مذکور ہے

''حدثنا على بن حرب الموصلى قال حدثنا ابو ايوب يعلىٰ بن عمران البجلى قال حدثنى مخزوم بن هانى المخزومى

عن ابیه واتت له ماتة و خمسون سنة قال لما كانت ليلة ولد فيها رسول الله ﷺ ارتجس ايوان كسرىٰ و سقطت منه اربعة شر نه الى اخير الحديث

(تاریخ طبری ص ۱۳۱ ج ۲، [مترجم جلد اول حصہ دوم ص ۶۱۴])

اور ابن سکن نے بھی اس روایت کو اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے چنانچہ حافظ عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں

"واخرج ابن اسكن من طريق يعلى بن عمران البجلى اخبرنى مخزوم بن هانى عن ابيه و كان انت عليه مائة و خمسون سنة قال لما كانت ليلة مولد رسول الله ﷺ ارتجس ايوان كسرى و سقطت منه اربع عشره شرافة و غاضت بحير ة ساره الحديث.

ابومخزوم ہانی کے صحابہ ہونے میں اختلاف ہے۔ابوالولید دباغ نے ابومخزوم ہانی کو صحابہ میں ذکر کیا (الاصابہ: ص ۵۹۷) اور حافظ ابن کثیر نے اسی حدیث کو اسی سند کے ساتھ بحوالہ ابوبکر خرایطی البدایۃ والنہایۃ ذکر ارتجاس الایوان کے تحت ذکر کیا (ج ۲ ص ۲۶۸) اور دیکھو خصائص کبری للسیوطی (ج ا ص ۵۱) علاوہ ازیں یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے جس کے تمام روای ثقہ ہیں۔

"عن سعيد بن مزاحم، عن معروف بن خربوذ عن بشير بن تيم رض قال لما كانت ليلة مولد النبى ﷺ راىٰ مئوبذان كسرى خيلا و ابلا قطعت دجلة و القصة بطو لها رواه عبد

ان فی کتاب الصحابه"

حافظ عسقلانیؒ اس روایت کونقل کر کے فرماتے ہیں کہ یہ روایت مرسل ہے اور ابن ابی شیبہ نے بشیر بن تیم کو صحابہ میں شمار کیا ہے" (اصابہ ص ۱۸۰ ج ا ترجمہ بشیر بن تیمؓ)

اسی سند کا پہلا راوی سعید بن مزاحم ہے جس سے ابوداؤد اور نسائی نے روایت لی ہے۔ دوسرا راوی معروف بن ضربوذ ہے جن سے بخاری مسلم ابوداؤد وغیرہ ہم نے روایت لی ہے۔ امام بخاری نے کتاب العلم باب من خص بالعلم قوما دون قوم ص ۲۴ میں معروف بن خربوذ کی روایت ابی الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے اپنی جامع صحیح میں درج فرمائی صحابہ میں سب سے اخیر میں ابو الطفیل رضی اللہ عنہ ۱۰۰ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ معروف بن خربوذ مکہ مکرمہ کے رہنے والے تابعی صغیر ہیں صحیح بخاری میں معروف بن خربوذ سے صرف ایک روایت ہے (فتح الباری ج ا ص ۱۹۹) الحاصل یہ روایت اگر چہ مرسل ہے مگر سند اس کی صحیح ہے اور حدیث مرسل امام اعظم ابوحنیفہ النعمان، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے مشہور قول کی بنا پر حجت اور معتبر ہے جیسا کہ اصول حدیث کی کتابوں میں مصرح ہے۔ حافظ عسقلانی نے اس حدیث کو اصابہ میں مرسل فرمایا اور شرح بخاری میں اس روایت کو ذکر کے سکوت فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ کے نزدیک یہ روایت کم از کم موضوع اور بے اصل تو نہیں حافظ عسقلانی کا شرح بخاری میں کی حدیث پر سکوت فرمانا علماء کے نزدیک یہ اس حدیث کے صحیح اور حسن ہونے کی دلیل ہے جیسا کہ خود حافظ عسقلانی نے مقدمہ فتح الباری میں اس کی تصریح کی ہے۔

(سیرت مصطفیٰ ﷺ جلد اول ص ۵۷ تا ۶۰)

اس روایت کے بارے میں یہ مکمل گفتگو خود علماء دیوبند کے محمد ادریس کاندھلوی صاحب نے کی ہے۔ اس تفصیل کے مطابق یہ روایت (1) حافظ ابن سید الناسؒ نے اس رویات کو "عیون الاثر" جلد ا ص ۲۹،

(2)ابن جریر طبری ''تاریخ طبری: جلد ۲ ص ۱۳۱، (3) حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ''الاصابہ ص ۵۹۷۔۱۸۰ میں بیان کی ہے۔اب مزید حوالے ملاحظہ کیجیے۔

4 امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ بیان کی کہ

''آپ ﷺ کے عجائب ولادت میں وہ حدیث ہے کہ کسری کے محل میں زلزلہ آ گیا اوراس کے چودہ کنگرے گر پڑے اورطبریہ کا بحیرہ خشک ہو گیا۔ایران کے آتش کدے کی آگ بجھ گئی جو ایک ہزار سال سے جل رہی تھی''

(سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ: جلد ۱ ص ۹۱)

5 امام جلال الدین سیوطی کا حوالہ

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ تمام مکتبہ فکر (علماء اہل سنت، علماء دیو بند، علماء غیر مقلدین) کے مسلمہ بزرگ ہیں، یہی امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''بیہقی، ابونعیم، خرائطی اور ابن عساکر، ابویعلی بن عمران بجلی سے، وہ مخزوم بن ہانی سے اور وہ اپنے والد (ہانی) سے نقل کرتے ہیں......کہ شب ولادت ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا اوراس کے چودہ کنگرے گر گئے، نارِ فارس بجھ گئی جو ایک ہزار سال سے نہیں بجھی تھی اور بحیرہ سادہ خشک ہو گیا تھا''

(خصائص الکبریٰ: جلد اول: ص ۱۰۱)

6 امام عبد الرحمن ابن جوزی کا حوالہ

امام محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ تمام مکتبہ فکر (علماء اہل سنت، علماء دیو بند، علماء غیر مقلدین) کے مسلمہ بزرگ ہیں، یہی امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''مخدوم بن ہانی اپنے باپ ہانی سے نقل کرتے ہیں جن کی عمر ایک سو پچاس برس تھی ۔فرماتے ہیں جس رات نبی اکرم ﷺ کی ولادت با سعادت ہوئی ایوان کسریٰ لرز اٹھا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے، بحیرہ سادہ خشک ہو گیا ور آتش کدہ فارس کی آگ بجھ گئی، حالانکہ قبل ازین ہزار سال سے روشن تھی اور ایک لمحہ کے لئے بھی اسکو بجھنے نہیں دیا گیا تھا'' (الوفا باحوال المصطفے ﷺ: ص ۱۲۷)

7 امام بہیقی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ

امام ابی بکر احمد بن الحسین البہیقی رحمۃ اللہ نے بھی یہ روایت لکھی چنانچہ لکھتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی

''جب وہ رات آئی جس میں حضور ﷺ کی ولادت ہوئی تھی تو کسریٰ کا محل گر گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے تھے اور فارس والوں کی آگ کا آلاؤ بجھ گیا تھا اور یہ آلاؤ اس سے قبل ایک ہزار سال سے کبھی نہیں بجھا تھا۔اور یکا یک بحیرہ سادہ خشک ہو گیا تھا'' (دلائل النبوۃ: نبوت ورسالت کے دلائل: ج ا ص ۱۸۲)

8 شیخ عبد الحق محدث دھلوی کا حوالہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ تمام مکتبہ فکر (علماء اہل سنت، علماء دیوبند، علماء غیر مقلدین) کے مسلمہ بزرگ ہیں، یہی شیخ محقق تحریر فرماتے ہیں کہ

''و آیات و کرامات کہ در ولادت آں حضرت ﷺ ظاھر شدہ زیادہ بر آنست کہ در حدو حصر و احصاء در آیدہ آنچہ مذکورشد پارہ از ان است و اشھر و ابھر و اعجب آں جنیدن و الرزیدن ِکسری و افتادن چھاردہ کنگرہ اوست......وازاں جملہ خشک شدن دریا چہ ساوہ و فرو رفتن آبِ او ستدر زمین وراواں

شدن رود خانہ کہ آنرا ودی سماہ گو یندوپش ازاں بھزار سال منقطع شدہ بو دو مردن آتش کدہ فارسیاں کہ تا ھزار سال گرم بود......وازاں جملہ افتادن بتان برو بودونگوں سار شدنِ ایشاں''

(ترجمہ):: نبی پاک ﷺ کی ولادت پاک (کے وقت) جونشانیاں اور کرامتیں ظاہر ہوئیں وہ حداور شمار سے زیادہ ہیں، کتب سیرت میں جو کمالات ذکر کیے جاتے ہیں وہ حقیقی کمالات کا ایک حصہ ہیں، ان میں سے سب سے زیادہ واضح اور مشہور ایوان کسریٰ کا جنبش کرنا اور اس پر لرزہ طاری ہوجانا اور چودہ کنگروں کا گر جانا ہے۔ انہیں کمالات میں سے دریائے ساوہ کا خشک ہوجانا اور اس کے پانی کا زمین میں چلا جانا اور وادی اسما وہ والی ندی کا جاری ہو جانا جو ہزار سال سے خشک تھی، فارسیوں کے آتش کدہ کا ٹھنڈا ہو جانا جو ہزار سال سے گرم تھا، اور بتوں کا منہ کے بل زمین پر گر جانا ہے'' (مدارج النبوہ جلد 2 ص 17,18)

9 غیر مقلدین و سعودی مسلمہ بزرگ ابن کثیر

غیر مقلدین مکتبہ فکر اور سعودی علماء کی معتبر شخصیت حافظ عماد الدین ابن کثیر نے بھی یہی روایت لکھی ہے کہ

''ھواتف الجان میں حافظ خرائطی نے (علی بن حرب، ابوایوب یعلی بن عمران از اولاد جریر بجلی، مخزوم بن ہانی مخزومی، اپنے والد) بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شب ولادت میں قیصر و کسریٰ پر لرزہ طاری ہو گیا اور اس کے ۱۴ کنگرے گر گئے فارس کا آتش کدہ جو ہزار سال سے روشن تھا، ساوہ جو فارس کی نہر ہے خشک ہوگئی''

(تاریخ ابن کثیر: حصہ دوم: ولادت و بعثت نبی ﷺ: ص ۲۴۷)

10 غیر مقلدین علامہ صدیق حسن خان کا حوالہ

غیر مقلدین مکتبہ فکر کے علامہ صدیق حسن خان لکھتے ہیں کہ

''آپ ﷺ کی ولادت میں کسری حرکت میں آیا اور اس کی آواز سنی گئی اور چودہ کنگرے گر گئے اور آتش فارس جو ہزار سال سے یکساں گرم تھی بجھ گئی اور چشمہ ساوہ خشک ہو گیا'' (الشمامۃُ العنبر یہ: ص۸)

11 علماء دیوبند کی معتبر و مسلمہ کتاب تواریخ

حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ علماء اہل سنت بریلوی مسلک اور دیوبندی مسلک کے نزدیک معتبر شخصیت ہیں۔ انہی مولانا عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ

''بہت سے عجائب وخوارق اس رات ظہور میں آئے......سارے بت روئے زمین کے اس وقت سرنگوں ہو گئے اور یہ بات سوائے اہل اسلام کے زدشتیوں کی تاریخ میں بھی لکھی ہے......آگ فارس کی گبران آتش پرست نے باہتمام تمام ہزار برس سے روشن کر رکھی تھی بجھ گئی......نوشیرواں بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے میں آیا اور چودہ کنگرے اس کے گر پڑے......اور بتوں کا سرنگوں ہونا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ بسبب اس مولود مسعود کے بت پرستی موقوف ہو جائے گی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ آتش پرستی بسبب آپ ﷺ کے باطل ہو جائے گی اور نوشیرواں کے محل میں زلزلہ آنا اور چودہ کنگروں کا گرنا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ سلطنت خاندان نوشیرواں کی کہ اس زمانہ میں اتنی بڑی سلطنت زمین پر کوئی نہ تھی جاتی رہے گی......'' (تواریخ حبیب الہ: ص۱۴)

12 علماء دیوبند کے حکیم الامت کا حوالہ

علماء دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اور منجملہ آپ کے عجائب ولادت کے یہ واقعات روایت کیے گئے ہیں کسریٰ کے محل میں زلزلہ پڑ جانا اور اس سے چودہ کنگروں کا گر پڑنا اور بحیرہ طبریہ کا دفعتہً خشک ہو جانا اور فارس کے آتش کدہ کا بجھ جانا جو ایک ہزار برس سے برابر روشن تھا روایت کیا اس کو بیہقی نے اور ابو نعیم نے اور خرائطی نے ہواتف میں ابن عسا کر نے کذافی فی المواہب (فائدہ) یہ واقعات اشارہ ہیں زاول سلطنت فارس اور شام کی طرف واللہ اعلم'' (نشرُ الطِیب: چوتھی روایت ص24،25)

13 شبلی نعمانی اور سیلمان ندوی کا حوالہ

شبلی نعمانی صاحب (اور سیلمان ندوی) جن کو وہابی مکتبہ فکر کے علماء مانتے ہیں ،انہوں نے نبی پاک ﷺ کی ولادت کے عنوان کے تحت لکھا کہ

''لیکن آج کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس کے انتظار میں پیر کہن سال دہر نے کروڑوں برس صرف کر دیئے ۔سیارگان فلک اسی دن کے شوق میں ازل سے چشتم براہ تھے ۔چرخِ کہن مدت ہائے دراز سے اسی صبح جان نواز کے لیے لیل و نہار کی کروٹیں بدل رہا تھا ،کارکنانِ قضاوقدر کی بزم آرائیاں عناصر کی جدت طرازیاں ماہ وخورشید کی فروغ انگیزیاں زبرو باد کی تردستیاں عالم قدس کے انفاس پاک ،توحید ابراہیم ،جمال یوسف ،معجزطرازی موسیٰ جان نوازی مسیح سب اسی لیے تھے کہ یہ متاع ہائے گراں ارزشانشاہ کونین ﷺ کے دربار میں کام آئیں گے۔

آج کی صبح وہی صبح جان نواز وہی ساعت ہمایوں ،وہی دور فرخ فال ہے۔ارباب

سیر اپنے محدود پیرایہ بیان میں لکھتے ہیں کہ ''آج کی رات ایوانِ کسریٰ کے ۱۴ کنگرے گر گئے، آتش کدہ فارس بجھ گیا، دریائے سادہ خشک ہو گیا، لیکن سچ یہ ہے کہ ایوان کسریٰ نہیں بلکہ شان عجم، شوکت روم، اوج چین کے قصرہائے فلک بوس گر پڑے۔ آتش فارس نہیں بلکہ جحیم شر، آتش کدہ آذر کدہ گمراہی سرد ہو کر رہ گئے، صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی، بت کدے خاک میں مل گئے، شیرازہ مجوسیت بکھر گیا، نصرانیت کے اوراقِ خزاں دیدہ ایک ایک کر کے جھڑ گئے۔ توحید کا غلغلہ اٹھا، چمنستانِ سعادت میں بہار آ گئی، آفتاب ہدایت کی شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں، اخلاق انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا یعنی یتیم عبداللہ، جگر گوشہ آمنہ شاہ حرم حکمران عرب فرمانروائے عالم شہنشاہ کونین ﷺ ...... عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف فرمائے عزت و اجلال ہوا۔''

(سیرت النبی ﷺ: حصہ اول۔ ظہور قدسی: ص ۲۵)

14 علماء دیوبند کے ادریس کاندھلوی کا حوالہ

علماء دیوبند کے جناب ادریس کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اسی شب میں یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا جس سے محل کے چودہ کنگرے گر گئے اور فارس کا آتش کدہ جو ہزار سال سے مسلسل روشن تھا وہ بجھ گیا اور دریائے سادہ خشک ہو گیا......'' (سیرت مصطفیٰ ﷺ جلد اول ص ۵۷)

اس روایت کی اسناد کے بارے میں ادریس کاندھوی صاحب کی گفتگو پہلے بیان ہو چکی، اسی طرح شبلی نعمانی نے اس روایت پر ایک اعتراض یہ کیا کہ یہ روایت بخاری و مسلم میں نہیں اس لئے موضوع ہے تو اس کا جواب بھی خود جناب ادریس کاندھلوی دیوبندی صاحب نے بڑے احسن انداز میں دیا۔ بلکہ شبلی نعمانی

کے اس خودساختہ اصول پر طنزاً کاندھلوی صاحب نے کہا کہ ''سبحان اللہ یہ اس حدیث کے موضوع ہونے کی عجیب دلیل ہے''(ص٦٠)اور پھر آگے گفتگو کر کے شبلی نعمانی کے اس خودساختہ اصول کا مکمل رد کیا۔

حرف آخر

طوالت کے خوف سے ہم اپنی کتاب کو یہیں پر ختم کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے، ہماری اس کتاب کو بارگاہ نبوی ﷺ سے شریفِ قبولیت نصیب ہو اور دنیا وآخرت میں ہمارے والدین اور ہم سب کے لئے کامیابی ونجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

بروز منگل 8 ربیع الاول، 5 نومبر 2019

وما علینا الا البلاغ المبین۔

طالب دعا: احمد رضا قادری رضوی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور محفل میلاد نبی ﷺ

اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو تیرے دربار کے لائق ہو کیونکہ میرے تمام اعمال میں فساد نیت وکمی عمل شریک ہے۔ البتہ مجھ حقیر فقیر کا **ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ میلاد مبارک ﷺ کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا** اور نہایت ہی عاجزی وخاکساری، محبت وخلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجتا رہا۔

اے اللہ! وہ کونسا محل ومقام ہے جہاں میلاد پاک ﷺ سے زیادہ تیری خیر وبرکت اور کرم ورحمت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لئے اے ارحم الرحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ لازماً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔

[اخبار الاخیار مترجم، صفحہ نمبر 524،
دار الاشاعت، بندر روڈ، کراچی]

ناشر